سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعرات،26-دسمبر2019

(یوم الخمیس،28-ربیع الثانی1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سترہواں اجلاس

جلد 17 : شمارہ 6

495

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ26۔دسمبر2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹ کاایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر حکومت پنجاب کے اخراجات کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2017-18 (والیم۔Iاور والیم۔II)ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

497

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس

جمعرات،26۔دسمبر 2019

(یوم الخمیس،28۔ربیع الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر19منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویزالٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

جَزَآءً مِّنۡ
رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا
الرَّحۡمٰنِ لَا يَمۡلِكُوۡنَ مِنۡهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوۡمَ يَقُوۡمُ الرُّوۡحُ وَ
الۡمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوۡنَ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَهُ الرَّحۡمٰنُ
وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ الۡيَوۡمُ الۡحَقُّ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ
مَاٰبًا ﴿٣٩﴾ اِنَّاۤ اَنۡذَرۡنٰكُمۡ عَذَابًا قَرِيۡبًا ۖۚ يَّوۡمَ يَنۡظُرُ الۡمَرۡءُ مَا قَدَّمَتۡ
يَدٰهُ وَيَقُوۡلُ الۡكٰفِرُ يٰلَيۡتَنِىۡ كُنۡتُ تُرٰبًا ﴿٤٠﴾

سورة النّبَإِ آیات 36 تا 40

یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے صلہ ہے انعام متعین(36)وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو ان دونوں میں ہے سب کا مالک ہے بڑامہربان کسی کو اُس سے بات کرنے کا یارانہ ہوگا(37)جس دن روح(الامین)اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی بول نہ سکے گا مگر جس کو(خدائے رحمٰن) اجازت بخشے اور اُس نے بات بھی درست کہی ہو(38) یہ دن برحق ہے پس جو شخص چاہے اپنے پرودگار کے پاس ٹھکانا بنالے(39)ہم نے تم کو عذاب سے جو عنقریب آنے والاہے آگاہ کردیاہے جس دن ہر شخص اُن(اعمال) کو جو اُس نے آگے بھیجے ہوں گے دیکھ لے گا اور کافر کہے گا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا(40)

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں اِک بار صبح طیبہ کو
بلا سے پھر میری دنیا میں شام ہو جائے
حضورؐ آپ جو سن لیں تو بات بن جائے
حضورؐ آپ جو کہہ دیں تو کام ہو جائے
مزہ تو تب ہے فرشتے یہ قبر میں کہہ دیں
صبیح مدحتِ خیرالانعام ہو جائے

سوالات

(محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!شکریہ۔ پچھلے اجلاس میں میرا سوال pending کیا گیا تھا کیونکہ نامکمل اور مہمل جواب دیا گیا تھا۔

جناب سپیکر!سوال نمبر 965 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈیری فارم نور سر بلوچاں تحصیل یزمان ضلع بہاولپور سے متعلقہ تفصیلات

***965: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیری فارم نور سر بلوچاں تحصیل یزمان ضلع بہاولپور عرصہ دراز سے بند پڑا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں مذکورہ فارم کب بنایا گیا؟

(ب) مذکورہ فارم کا کل رقبہ کتنا ہے، مذکورہ فارم کا رقبہ کبھی کسی کو لیز یا ٹھیکہ پر دیا گیا ہے؟

(ج) مذکورہ فارم میں کتنے جانور موجود ہیں اور کتنے رقبہ پر فصلیں کاشت کی جا رہی ہیں پچھلے تین سالوں میں مذکورہ رقبہ پر کون کون سی فصلیں کاشت کی گئیں اس پر کتنی لاگت آئی اور کتنا منافع حاصل ہوا؟

(د) اس فارم پر کتنے جانوروں کی افزائش کی جا رہی ہے اور کتنے جانور کس قیمت پر 2016 سے آج تک فروخت کئے گئے ہیں نیز کتنے رقبہ پر جنگل ہے اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہوا ہے، خالی رقبہ کو حکومت لیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) مذکورہ فارم میں کل کتنے ملازمین کس کس عہدہ پر کام کر رہے ہیں ان کے ماہانہ اخراجات کی تفصیلات بتائیں؟

(و) کیا حکومت مذکورہ فارم کو لیز یا ٹھیکہ پر دے کر منافع کمانے، فارم کو بحال کرنے اور جانوروں کی افزائش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب حسنین بہادر):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ مذکورہ فارم شاد باد کو آپریٹو لائیوسٹاک پراجیکٹ 13-2009 کے تحت چولستان ترقیاتی ادارہ بہاولپور نے بنایا تھا جو کہ جولائی 2016 کو محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب کو منتقل کر دیا گیا۔

(ب) مذکورہ فارم 500 ایکڑ پر مشتمل ہے اور اس کو کبھی لیز یا ٹھیکہ پر نہ دیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ فارم میں کوئی جانور موجود ہے اور نہ ہی یہاں کوئی فصل کاشت کی جاتی ہے۔

(د) جواب جز (ج) میں دیا جا چکا ہے۔ اس کے 87 ایکڑ رقبہ پر آسٹریلین کیکر لگایا گیا ہے۔ 413 ایکڑ رقبہ خالی پڑا ہوا ہے۔

(ہ) مذکورہ فارم میں کل سات ملازمین کام کرتے ہیں۔ جن میں ایک ویٹرنری آفیسر دو ٹریکٹر ڈرائیور ایک بل اٹینڈنٹ اور تین کمیونٹی لائیوسٹاک وایکسٹینشن ورکرز (جز وقتی) کام کر رہے ہیں۔

(و) حکومت مذکورہ فارم کو ٹھیکہ یا لیز پر دینے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! دو ضمنی سوال تھے جن کا پچھلی دفعہ مناسب جواب نہیں آسکا تھا۔ یہ فارم 413 ایکڑ پر مشتمل ہے اس پر میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ کیا گورنمنٹ اس فارم کو لیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں رکھتی تو اس کی وجوہات ایوان میں بتائی جائیں؟

جناب سپیکر: یہاں تو انہوں نے کہا ہے کہ گورنمنٹ لیز کا ارادہ نہیں رکھتی۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب حسنین بہادر): جناب سپیکر! جز(ب) میں ہم نے لکھا ہوا ہے کہ حکومت مذکورہ فارم کو ٹھیکے یا لیز پر دینے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔ بورڈ آف ریونیو گورنمنٹ آف پنجاب، پنجاب کی تمام زمینوں کا مالک ادارہ ہے۔ان کی طرف سے تمام محکموں پر پابندی ہے کہ وہ ان زمینوں کو آگے sublet نہیں کر سکتے۔ محکمہ لائیو سٹاک بھی اسی پابندی کو follow کر رہا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اس پورے سوال کے جواب میں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایوان میں پیش کی جانے والی تفصیل کے مطابق وہاں پر ایک فارم ہے جہاں پر کوئی جانور ہے اور نہ ہی کوئی فصل کاشت ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب وہاں پر کوئی جانور ہے اور نہ کوئی فصل کاشت ہوتی ہے تو وہاں کے ملازمین کیا کر رہے ہیں اور مشینری کس کام آ رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جس طرح معزز ممبر نے کہا ہے یہ بالکل درست ہے کہ وہاں پر جانور نہیں ہیں اور as such فصلات کی کاشت بھی نہیں ہے لیکن وہاں پر کچھ کیکر کے درخت لگائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: وہاں آسٹریلین کیکر لگائے گئے ہیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جی، آسٹریلین کیکر ہیں۔ اِن کا سوال ہے کہ وہاں پر عملہ کیا کر رہا ہے تو اس حوالے سے عرض ہے کہ ہماری ایک پالیسی اور سکیم ہے جس کے تحت صوبہ بھر میں موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں چلائی جاتی ہیں۔ اس فارم کو موبائل ویٹرنری ڈسپنسری کے launching pad کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی ارد گرد کا ہمسایہ اپنے جانور اس فارم پر لے آئے تو عملہ ان کا علاج معالجہ کر دیتا ہے اور ارد گرد کے ملحقہ قصبوں کو بھی سروسز دی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!سوال نمبر 1558 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: بہادر نگر فارم سے متعلقہ تفصیلات

*1558: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہادر نگر ضلع اوکاڑہ لائیو سٹاک فارم کتنے رقبہ پر محیط ہے کتنے رقبے پر فصلیں کاشت ہوتی ہیں، کتنے رقبے پر جانوروں کے شیڈ اور بلڈنگ بنی ہوئی ہے نیز کتنے رقبہ پر دفاتر بنے ہوئے ہیں؟

(ب) مذکورہ فارم میں کتنے جانور کون کون سی نسل کے ہیں اور ان جانوروں کی خوراک، نگہداشت کے اخراجات کیا ہیں، اس فارم سے جنوری 2018 سے فروری 2019 تک کتنے جانور فروخت کئے گئے؟

(ج) جنوری 2017 تا فروری 2019 تک مذکورہ فارم پر کون سی فصلیں کاشت کی گئیں اور کتنا رقبہ خالی ہے مذکورہ فارم میں کون کون سی مشینری استعمال ہو رہی ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ فارم کا خالی رقبہ لیز / پٹہ پر دینے اور فارم کو منافع بخش بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) بہادر نگر ضلع اوکاڑہ لائیو سٹاک فارم کل 3050 ایکڑ پر محیط ہے۔ جس میں 1563 ایکڑ پر فصلیں کاشت ہوتی ہیں جبکہ 308 ایکڑ پر جانور کے شیڈ، بلڈنگ اور دفاتر بنے ہوئے ہیں۔

(ب) مذکورہ فارم میں کل 1256 جانور موجود ہیں۔ ان میں ساہیوال نسل کی گائے 709، نیلی راوی نسل کی بھینس 162، لوہی نسل کی بھیڑیں 364 اور لاسی گدھے / گھوڑے 19/02 ہیں اور ان جانوروں کی خوراک / نگہداشت پر 71.61 ملین روپے کے اخراجات ہوئے جبکہ مذکورہ فارم سے جنوری 2018 سے فروری 2019 تک 621 جانور فروخت کئے گئے۔

(ج) مذکورہ فارم پر جنوری 2017 تا فروری 2019 تک خریف کی فصلیں (دیسی جوار، سدا بہار، مکئی، جنتر، سوانک، رہوڈ گراس اور کماد) اور ربیع کی فصلیں (گندم، برسیم، جوی، جو، رائی گراس، لوسرن) کاشت کی گئیں۔ قابل کاشت رقبہ خالی نہ ہے۔ مذکورہ فارم میں زرعی آلات جیسا کہ ٹریکٹر، کلٹی ویٹر، روٹا ویٹر، ڈسک ھیرہ، بیج ڈرل، لیزر رولیور، بارڈر ڈسک، تھریشر، ریئر بلیڈ، فرنٹ بلیڈ، سیڈ گریڈر، نومیٹک پلانٹر اور میظ شیلر وغیرہ استعمال ہو رہے ہیں۔

(د) حکومت مذکورہ فارم کو لیز پر دینے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ کل رقبہ 3050 ایکڑ ہے جس میں سے 1563 ایکڑ پر فصلیں جبکہ 308 ایکڑ پر جانور کے شیڈ، بلڈنگ اور دفاتر بنے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 1563 اور 308 ایکڑ کے علاوہ باقی رقبہ پر کیا ہو رہا ہے اور کس استعمال میں ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! 1179 ایکڑ رقبہ پٹے داروں کے پاس ہے جس پر وہ اپنی فصلیں کاشت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا یہ رقبہ lease پر دیا ہوا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جب لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ کو بورڈ آف ریونیو سے یہ فارم ملے تھے تو ساتھ پٹے دار بھی وراثت میں ملے تھے اس لئے وہی پرانے ہی چل رہے ہیں اور ہم نے تعداد نہیں بڑھائی۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! معزز منسٹر صاحب میرے لئے بڑے بھائی کی طرح ہیں اور ان کا بڑا احترام ہے لیکن میں اس جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔ یہ فارم شروع سے ہی محکمہ لائیوسٹاک کی ملکیت ہے اور لائیوسٹاک نے ہی بنایا ہے۔

جناب سپیکر! سوال کے جز (د) میں دیا گیا جواب اور ابھی منسٹر صاحب نے جو جواب دیا ہے اس میں انہوں نے خود نفی کر دی ہے کیونکہ جز (د) کا جواب ہے کہ حکومت مذکورہ فارم کو lease پر دینے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ سے اس حوالے سے detail منگوا لیں کیونکہ یہ بالکل غلط جواب ہے۔ محکمہ لائیوسٹاک نے ہی یہ فارم بنایا تھا، وہی اس کو run کر رہا ہے اور اس کی پراپرٹی بھی لائیوسٹاک کی ہے لہٰذا اس کو clarify کر لیں۔

جناب سپیکر: آپ کے ذہن میں اس کو بہتر کرنے کے حوالے سے کوئی point ہے تو specifically بتائیں؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری یہ request ہے کہ بقایا زمین کاشت نہیں ہو رہی بلکہ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ مقامی لوگوں کے ساتھ مل کر غیر قانونی طور پر کاشت کروا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کا مطلب یہ ہے کہ فصل کاشت ہو رہی ہے لیکن حکومت کو فائدہ نہیں بلکہ ذاتی فائدہ لیا جا رہا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کو اُس کا فائدہ نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس حوالے سے آپ انکوائری کروا کر رپورٹ ایوان میں دیں۔ اگر ایسا ہو رہا ہے تو غلط ہو رہا ہے اور یہ بالکل نہیں ہونا چاہئے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔ میں چودھری افتخار حسین چھچھر سے exact نام لے کر ایوان کی خدمت میں رپورٹ پیش کرنے کا پابند ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں نام نہیں دوں گا کیونکہ میں لڑائی نہیں لینا چاہتا۔ یہ departmental کام ہے اس لئے یہ خود چیک کر لیں لیکن میں help کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ خفیہ help کریں گے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! ہم انکوائری کروالیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1713 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں انسداد بے رحمی حیوانات کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*1713: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انسداد بے رحمی حیوانات کا محکمہ موجود ہے؟

(ب) اس محکمے کے کتنے ملازمین، جانوروں کے تحفظ کے لئے کیا کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا جانوروں کے تحفظ کا قانون موجود ہے اگر ہاں تو کیا اس پر عملاً کام کیا جا رہا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں آوارہ کتوں کو گولی مار کر ان کی نسل کو ختم کیا جا رہا ہے، اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) اس محکمے کے 78 ملازمین جانوروں کے تحفظ کے لئے کام کر رہے ہیں۔

(ج) جی، ہاں! جانوروں کے تحفظ کا قانون موجود ہے اور اس پر عملاً کام کیا جا رہا ہے۔

(د) محکمہ ہذا کے متعلقہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مجھے منسٹر صاحب بتا دیں کہ 78 ملازمین جانوروں کے تحفظ کے لئے عملاً کیا کام کرتے ہیں اور دوسرا جز (د) کے حوالے سے سوال ہے کہ وہ کون سا محکمہ ہے جو کتوں کو مار کر eco system کو خراب کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! بنیادی طور پر جب باربرداری گھوڑوں، گدھوں اور ٹانگوں کے ذریعے کی جاتی تھی تب انسداد بے رحمی حیوانات کا محکمہ پاکستان اور خاص طور پر پنجاب میں زیادہ effectively کام کرتا تھا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ گھوڑوں اور گدھوں کے ذریعے سامان اُٹھوانے کا رواج کم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! اب ہمارے محکمہ کے 78 ملازمین کو پنجاب کے مختلف اضلاع کے اندر تعینات کیا ہوا ہے۔ چونکہ ایک جگہ پر جانور اکٹھے نہیں ہوتے اس لئے ہم campaign چلاتے ہیں کہ آپ لوگ چوک میں کھڑے ہو جائیں اور جو گھوڑا یا گدھا وہاں سے گزرے تو اُس کو deworming کی دوائی دیں اور دوسرا علاج معالجہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! انہوں نے جز (د) کے متعلق پوچھا ہے تو یہ محکمہ لائیو سٹاک آوارہ کتوں کو گولی مارنے یا نسل کشی نہیں کر رہا بلکہ میرے خیال میں municipality یا لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ لوکل گورنمنٹ میں آتا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے نیا سوال جمع کروا دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سوال نمبر 1028 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جانوروں کی بیماریوں پر قابو پانے سے متعلقہ تفصیلات

***1028: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ نے 2008 سے 2018 تک جانوروں کی بیماری پر قابو پانے کے لئے کوئی نئی ویکسین تیار کی ہیں تو اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کو ریسرچ کے لئے سال 2008 سے 2018 تک کتنا سال وار بجٹ فراہم کیا گیا؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ، لاہور کینٹ میں سال 2008 سے 2018 تک جانوروں کی بیماریوں پر قابو پانے کے لئے مندرجہ ذیل ویکسینز تیار کی گئی ہیں۔

1) وی آر آئی این ڈی فلو ویکسین (آئل بیس)
2) ایچ ایس پلس ویکسین
3) ایچ ایس 50 آئل بیس ویکسین
4) وی آر آئی این ڈی فلو ویکسین (واٹر بیس)
5) کاٹا (PPR) کی بیماری کے خلاف حفاظتی ٹیکہ

(ب) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ، لاہور کینٹ کو سال 2008 سے 2018 تک ملنے والے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	بجٹ
2008-09	7کروڑ59لاکھ57ہزار روپے
2009-10	9کروڑ79لاکھ14ہزار روپے
2010-11	14کروڑ59لاکھ18ہزار روپے
2011-12	17کروڑ15لاکھ11ہزار روپے
2012-13	16کروڑ92لاکھ32ہزار روپے
2013-14	16کروڑ88لاکھ5ہزار روپے
2014-15	28کروڑ61لاکھ84ہزار روپے
2015-16	37کروڑ4لاکھ2ہزار روپے
2016-17	39کروڑ51لاکھ82ہزار روپے
2017-18	47کروڑ85لاکھ41ہزار روپے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) میں ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور کینٹ میں سال 2008 سے 2018 تک جانوروں کی بیماریوں پر قابو پانے کے لئے پانچ قسم کی vaccines بتائی ہیں۔

جناب سپیکر! میں ضمنی سوال میں اِن سے پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ ان میں سے کون سی ایسی ویکسین ہے جو رانی کھیت بیماری کے لئے ہے کیونکہ مرغیوں میں پائی جانے والی بیماری رانی کھیت کی وجہ سے بہت زیادہ نقصان ہوا تھا۔

جناب سپیکر! دوسرا foot and mouth disease کا بھی بڑا مسئلہ پیدا ہوا تھا جس سے لائیوسٹاک اثرانداز ہوا تھا۔ یہ 2008 سے 2018 تک کا کافی لمبا عرصہ بنتا ہے لیکن یہ دو بیماریاں ہر طرف بہت زیادہ پھیلی تھیں لہٰذا ان دو بیماریوں کے لئے کون سی vaccines develop کی تھیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! آئٹم نمبر ایک پر این ڈی فلو ویکسین (آئل بیس) رانی کھیت بیماری کے لئے ہے۔ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ ماسوائے foot and mouth vaccine کی تمام vaccines خود تیار کرتا ہے اور پورے صوبہ میں تقسیم کرتا ہے۔ Foot and mouth کی دوائی چھوٹی مقدار میں ہم خود تیار کرتے ہیں جبکہ mass scale پر ہم import کرتے ہیں۔ Foot and mouth ایسی ویکسین ہے جس کے لئے ہم import dependent ہیں باقی تمام vaccines لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ خود تیار کرتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال جز (ب) سے متعلقہ ہے۔ آپ نے بجٹ کی تفصیل ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور کینٹ کی دی ہے جبکہ میں نے سوال یہ پوچھا تھا کہ محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کو ریسرچ کے لئے سال 2008 سے 2018 تک کتنا بجٹ فراہم کیا گیا، صرف لاہور کینٹ میں ریسرچ انسٹیٹیوٹ نہیں ہے بلکہ پتوکی میں buffalo ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہے، قادرآباد ساہیوال میں ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہے اور اوکاڑہ میں بھی لائیو سٹاک پروڈکشن وریسرچ انسٹیٹیوٹ ہے۔ کیا یہ بجٹ صرف لاہور والے ریسرچ انسٹیٹیوٹ پر خرچ ہو گیا تھا تو باقی انسٹیٹیوٹس کا بجٹ کہاں ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے تین مختلف ایڈیشنل سیکرٹری ہیں۔ ایک ایڈیشنل سیکرٹری پلاننگ، ایک ایڈیشنل سیکرٹری ریسرچ اور ایک ایڈیشنل سیکرٹری پروڈکشن ہیں۔ سوال کے اندر ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے حوالے سے سوال پوچھا گیا تھا۔

جناب سپیکر! اگر محترمہ کا یہ سوال ہے کہ ہم اپنے تمام وہ ادارہ جات جن کے ساتھ ریسرچ کا لفظ لگتا ہے اُس کا بجٹ اور allocation بتا دیں تو میں اِن کو details دے سکتا ہوں لیکن as such ہم نے اِس وقت صرف اور صرف ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ اور ہمارے ایڈیشنل سیکرٹری ریسرچ کے ماتحت جو انسٹیٹیوٹ آتے ہیں اُن کی تفصیل دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1029 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز کے بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1029: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز کو سال 2008 سے 2018 تک کتنا بجٹ سال وار فراہم کیا گیا؟

(ب) اس یونیورسٹی میں 2008 سے 2018 تک کتنے جانوروں کا علاج کیا گیا؟

(ج) اس یونیورسٹی نے 2008 سے 2018 تک کیا نئی ریسرچ متعارف کرائی؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) حکومت پنجاب کی طرف سے یونیورسٹی ہذا کو سال 2008 سے 2018 تک جو بجٹ فراہم کیا گیا اس کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	بجٹ (ملین روپے)
2008-09	85.000
2009-10	84.000
2010-11	122.915
2011-12	94.626
2012-13	80.000
2013-14	70.000
2014-15	70.000
2015-16	60.000
2016-17	184.108
2017-18	80.885

(ب) یونیو سٹی ہذا میں سال 2008 سے 2018 تک 6,27,699 جانوروں کا علاج کیا گیا۔

(ج) یونیورسٹی میں 2008 سے 2018 تک جو نئی ریسرچ متعارف کروائی گئیں ان کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! اس میں میرے دو ضمنی سوالات ہیں۔ ایک تو میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ ان کو اتنا کثیر بجٹ جو millions میں ملتا رہا ہے جو 16-2015 میں 60 ملین روپے تھا پھر ایک دم سے یہ 17-2016 میں 184 ملین روپے پر جمپ کر گیا اور 18-2017 میں پھر واپس 80 ملین پر آ گیا اس کی کیا وجوہات تھیں کیا کوئی ضرورت نہیں تھی جس کی وجہ سے کم کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! اس یونیورسٹی کے تین sources ہیں جہاں سے ان کو فنڈز مہیا کیا جاتا ہے۔ ایک یونیورسٹی کے اپنے وسائل ہوتے ہیں جس کو وہ فیس کے ذریعے collect کرتے ہیں دوسرا source ہائر ایجوکیشن کمیشن ہے جو ان کو بہت اچھا support کرتا ہے اور تیسرا source پنجاب گورنمنٹ ہے جو اس میں اپنا حصہ ڈالتی ہے۔ اس لسٹ میں ان کو ایک spike نظر آ رہی ہے کہ 16-2015 میں 60 ملین روپے تھا پھر یہ 184 ملین پر گیا اور اگلے سال یہ 80 ملین روپے پر آ گیا۔ جس سال زیادہ فنڈز نظر آ رہے ہیں اس سال گورنمنٹ نے یونیورسٹی کو ہاسٹلز بنوا کر دیئے تھے جس کے لئے تقریباً 100 ملین روپے اضافی دیئے گئے۔ اگر overall دیکھا جائے تو تقریباً 5 سے 7 فیصد پنجاب حکومت contribute کرتی ہے، 50 سے 55 فیصد کے قریب ہائر ایجوکیشن کمیشن یونیورسٹی کو فنڈز فراہم کرتا ہے اور باقی تقریباً 40 فیصد کے قریب یونیورسٹی کے اپنے وسائل سے آتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں جو annex-A دیا گیا ہے اس میں آئٹم نمبر 6,25 اور 26 کا تعلق بھینسوں سے ہے اور یہ ساری ریسرچ artificial insemination یعنی reproduction کے حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ بہت سارے جانور اس artificial insemination کی وجہ سے یا تو اپاہج ہو گئے تھے یا مر گئے تھے کیا وجہ ہے کہ ہم نے اتنی ریسرچ کی پھر بھی اس کے اثرات اتنے منفی آئے ہیں ہمیں لائیو سٹاک کے اتنے زیادہ نقصانات کیوں ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! محترمہ نے آئٹم نمبر 25, 6 اور 26 کے متعلق بات کی ہے۔ اس کے متعلق بہت زیادہ ٹیکنیکل قسم کی چیزیں لکھی ہوئی ہیں میں اپنے یونیورسٹی کے colleague سے وہ انفارمیشن لے کر ان کو دے دوں گا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ ان کی ساری reproductive management تھی اور artificial insemination اسی میں شامل ہے ہم نے آئندہ یہ دیکھنا ہے کہ ہم losses سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب آپ کو انفارمیشن دے دیں گے۔ اگلا سوال نمبر 1607 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! سوال نمبر 1625 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ہربنس پورہ کے علاقہ میں گوالہ کالونی کی منتقلی سے متعلقہ تفصیلات

*1625: **محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہربنس پورہ لاہور کے علاقہ میں گوالہ کالونی موجود ہے؟

(ب) یہ کالونی کب بنائی گئی کیا لاہور شہر کے اندر بھینسیں رکھنے کی اجازت ہے؟

(ج) کیا حکومت اس کالونی کو کسی اور جگہ شفٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) یہ کالونی 1979 کو بنائی گئی۔ لاہور شہر میں شہری یونین کونسلوں میں جانور رکھنا ممنوع ہے۔

(ج) محکمہ لائیوسٹاک کے متعلقہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! جز(ب) میں لکھا ہے کہ لاہور شہر میں شہری یونین کونسلوں میں جانور رکھنا ممنوع ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ سوال کرنا چاہوں گی کہ کیا وہ اس بات سے مطمئن ہیں کہ واقعی یہاں جانور رکھنا ممنوع ہے اور وہاں کوئی جانور موجود نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یقیناً لاہور شہر کے اندر لوگوں نے جانور رکھے ہوئے ہیں۔ جانور کو کسی شہر میں رکھنے، گوالہ کالونی بنانے اور وہاں سے ختم کرنے کی اجازت دینا ہم سے متعلقہ نہیں ہے بلکہ یہ لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے یہ لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے۔ اگلا سوال نمبر 1966 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2010 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کٹا فارمز کو حکومت کی طرف سے دی گئی رقوم اور اس منصوبہ کے جاری رکھنے یا نہ رکھنے سے متعلقہ تفصیلات

***2010: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ نے کٹوں کو فربہ و محفوظ بنانے کے لئے 11401 فارمرز کی مدد سے 199.612 ملین روپے کی لاگت سے منصوبہ شروع کیا تھا جس سے عوام الناس نے استفادہ بھی کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب یہ منصوبہ بند کر دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو جن منصوبوں سے عوام الناس کو فائدہ ہو رہا تھا کو جاری کیوں نہ رکھا گیا ان کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ 30۔جون 2018 تک اونٹنی کا دودھ فروخت کیا گیا اور اب بند کر دیا گیا کیا پھر سے اونٹنی کا دودھ لاہور کے سٹورز پر مہیا کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) درست ہے کہ محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ نے کٹوں کو فربہ کرنے کے لئے 11401 فارمرز اور محفوظ بنانے کے لئے 46048 فارمرز کو 561.507 ملین روپے سے منصوبہ شروع کیا جس سے عوام الناس / کسان بھائیوں نے استفادہ کیا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) منصوبہ جات کی افادیت اور ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے جاری رکھنے یا بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(د) جی، ہاں! یہ درست ہے۔ حکومت ایسا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔ اونٹنی کے دودھ کو عوام کی طرف سے کوئی پذیرائی نہ مل سکی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جز (الف) میں جو سوال پوچھا گیا تھا اس کا جواب آیا ہے کہ محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ نے کٹوں کو فربہ کرنے کے لئے 11401 فارمرز اور محفوظ بنانے کے لئے 46048 فارمرز کو 561.507 ملین روپے سے منصوبہ شروع کیا جس سے عوام الناس /کسان بھائیوں نے استفادہ کیا۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کون کون سے منصوبہ جات ہیں اور فارمرز کی selection کس طرح کی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! انہوں نے دو components پوچھے ہیں۔ ایک کٹوں کو فربہ کرنا اور دوسرا کٹوں کو محفوظ کرنا۔ ان دو منصوبوں کے لئے ان فارمرز کو select کیا گیا اور 56 کروڑ روپے کے قریب سبسڈی دی گئی۔ فارمرز کے selection کا معیار یہ ہے کہ population کی بنیاد پر مختلف اضلاع کو ان دونوں پراجیکٹس کا کوٹا الاٹ کر دیا جاتا ہے۔ اگر درخواست دہندہ کی تعداد زیادہ ہو تو ان کی balloting کر لی جاتی ہے اور اگر تعداد کم ہو تو ان تمام کو یہ سہولت دے دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ نے منسٹر صاحب کا جواب سنا نہیں ہے آپ گفتگو کر رہے تھے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اسی سوال کے متعلق مشورہ ہو رہا تھا اور کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ میں نے آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے جو پوچھا تھا انہوں نے ٹھیک فرمایا ہے کہ کٹوں کو فربہ کرنے اور محفوظ کرنے کے لئے یہ اقدامات کئے گئے ہیں 46048 فارمرز کو 56 کروڑ روپے دیا

گیا ہے۔ جس طرح انہوں نے بتایا کہ کسان بھائیوں نے استفادہ کیا ہے یہ بتائیں کہ یہ جو 56 کروڑ روپے ہیں یہ پورے پنجاب میں ضلع وار کہاں کہاں کتنے دیئے گئے؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! یہ نئی لسٹ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہمیں تو کوئی لسٹ نہیں ملی۔

جناب سپیکر: لسٹ کے حوالے سے نیا سوال بنتا ہے اس میں نہیں ہو سکتا۔ ان کے نام، پتا جات۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ نام نہ بتائیں بس ضلع وار بتا دیں۔

جناب سپیکر: ضلع وار نہیں پتا چل سکتا جب تک اس کا fresh question نہ ہو۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ مناسب نہیں سمجھتے تو ہم اگلا سوال کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے آپ اگلا سوال کر لیں کیونکہ یہ بنتا نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہاؤس کو پتا تو چلنا چاہئے کہ یہ 56 کروڑ روپیہ ہے جو عوام کے ٹیکس کا پیسا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نئے سرے سے سوال کر لیں اگلے اجلاس میں اس کا جواب آجائے گا۔ اچھی بات ہے کہ وہ لسٹ آجائے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ یہ کہہ دیں کہ وہ لسٹ آجائے۔

جناب سپیکر: لسٹ آجائے گی آپ اگلے اجلاس میں fresh question لکھ کر بھیجیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اسی اجلاس میں کر دیں علیحدہ کیا لکھنا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اس میں اب لسٹ کیسے آ سکتی ہے؟ کل دوسرے محکمہ کے سوالات ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کے حکم سے تو مردہ بھی آجائے گا آپ حکم تو کریں۔

جناب سپیکر: توبہ استغفار۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ ان منصوبوں سے عوام الناس کو جو فائدہ ہو رہا تھا ان کو جاری کیوں نہ رکھا گیا؟ اس کی وجہ انہوں نے یہ لکھی ہے کہ منصوبہ جات کی افادیت اور ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے جاری رکھنے یا بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ مبہم سا جواب ہے۔ یہ نہیں پتا چل رہا کہ اسے بند کیوں کیا گیا ہے اور جاری کیوں نہیں رکھا گیا؟

جناب سپیکر! میں نے جز(د) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ 30۔جون 2018 تک اونٹنی کا دودھ فروخت کیا گیا اور اب بند کر دیا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے جواب تو دیا ہے کہ پذیرائی نہیں ملی۔ آپ نے کبھی اونٹنی کا دودھ پیا ہے، ویسے آپ نے کبھی اونٹنی کا دودھ پیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا تو اپنا فارم ہے میں نے وہاں گائے رکھی ہوئی ہیں اور اونٹنی بھی رکھی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے کبھی اونٹنی کا دودھ پیا ہے؟ آپ نے صحیح بات کرنی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: اونٹنی رکھ کر بھی اس کا دودھ نہ پییئں تو پھر فائدہ کیا ہوا؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ جب ہماری گورنمنٹ میں یہ پراجیکٹ شروع کیا گیا تھا تو ہمیں گفٹ ملا تھا۔ ہم نے وہ دودھ پیا ہے۔ اس کا مریضوں کے لئے اتنا فائدہ تھا، یہ دودھ مریضوں کے لئے بہت اچھا تھا۔ شوگر کے مریضوں کے لئے بھی۔۔۔

جناب سپیکر: یہ دودھ صحت مند کے لئے اچھا نہیں ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: اگلی دفعہ آپ دودھ پی کر آنا اور پھر دوبارہ سوال کر لینا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہمیں تو اس وقت یہ گفٹ ملا تھا جب یہ پراجیکٹ شروع ہوا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔ اگلے سوال پر آتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس پر تین ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ آپ اگلا سوال لے لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ ان سے جواب تو لے لیں۔

جناب سپیکر: پھر آپ دودھ پی کر آنا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ان سے یہ پتا کرا دیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اگلے سوال پر آ جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ یہ مہربانی کر دیں اور یہ پتا کرا دیں کہ یہ کیوں بند کیا گیا اور اس کو کیوں جاری نہیں رکھا گیا؟

جناب سپیکر: یہ تو انہوں نے کہا ہے کہ جب پذیرائی نہیں ملی تو بند کر دیا گیا۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جس طرح جناب نے معزز ممبر سے فرمایا ہے جب یہ پراجیکٹ شروع ہوا تھا تو تقریباً 500 لیٹر روزانہ دودھ بک رہا تھا gradually لوگ اس کو نہیں خریدتے رہے اور یہ دودھ ڈیڑھ سو لیٹر تک آ گیا۔ دودھ کی اتنی quantity نہیں ہوتی تھی جتنے اس پر overhead ہوتے تھے جس کی وجہ سے یونیورسٹی نے اس منصوبے کو ختم کر دیا۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کا جواب آ گیا ہے۔ اب اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2011 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ڈیری ڈویلپمنٹ کے زیر تکمیل
منصوبوں اور ڈویلپمنٹ فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*2011: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جولائی 2018 سے تاحال پنجاب ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے کتنے منصوبے مکمل کئے ہیں اس کا CEO کون ہے اس کی تعیناتی کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) درج بالا عرصہ میں بورڈ کو کتنا فنڈ ڈویلپمنٹ/نان ڈویلپمنٹ جاری ہوا اس کے اخراجات کیا ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بریڈ امپرومنٹ پراجیکٹ بند کر دیا گیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جولائی 2018 سے تاحال پنجاب ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کا کوئی بھی منصوبہ مکمل نہ ہوا ہے۔اس کے CEO کا اضافی چارج کرنل (ریٹائرڈ) ندیم اختر کو دیا گیا ہے CEO کی تعیناتی پنجاب گورنمنٹ کے قواعد وضوابط کے عین مطابق کی جاتی ہے۔

(ب) درج بالا عرصہ میں پنجاب امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کو کسی بھی منصوبہ کے لئے کوئی بھی فنڈ ریلیز نہیں ہوا۔

(ج) بریڈ امپرومنٹ پراجیکٹ کو 2015 سے بند کر دیا گیا تھا۔اس پراجیکٹ کو بند کرنے کی وجوہات میں پنجاب لائیو سٹاک بریڈنگ ایکٹ 2014 سے مطابقت نہ ہونا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز منسٹر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے CEO اور ممبران کی تقرری کس طریق کار سے کی جاتی ہے اور CEO کی تقرری میں کیا مراعات رکھی گئی ہیں اور بورڈ ممبرز کے لئے کیا package ہے یہ ہاؤس کو بتادیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! پنجاب ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کا بورڈ آف ڈائریکٹر complimentary اور اعزازی طور پر کام کرتا ہے۔ موجودہ Chief Executive Officer ایڈمنسٹریشن کے ڈائریکٹر تھے اور وہ ایڈمنسٹریشن کو head کررہے تھے ان کو عارضی طور پر چارج دیا گیا ہے، یہ اپنی وہی تنخواہ لے رہے ہیں اور یہ کوئی اضافی مراعات نہیں لے رہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز (ج) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ بریڈ امپرومنٹ پراجیکٹ کیوں بند کردیا گیا ہے اور اس کی وجوہات پوچھی گئی تھیں۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ بریڈ امپرومنٹ پراجیکٹ اور پنجاب لائیوسٹاک بریڈنگ ایکٹ 2014 سے مطابقت نہ ہونا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب یہ مطابقت کرنے کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب سپیکر! اب ریاست پاکستان اور ریاست مدینہ کے نئے پاکستان میں کوئی مطابقت کا ارادہ ہے کہ ان دونوں میں مطابقت ہو جائے اور عوام الناس کو فائدہ ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! لائیوسٹاک ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ نے تقریباً 800 کے قریب students کو artificial insemination کی training کرائی جو کہ تین مہینے کے عرصہ پر محیط تھی۔ 2014 کے اندر جب ایکٹ آیا جس میں سرکار نے پابند کیا کہ اگر ان کے پاس کم از کم چھ مہینے کی ٹریننگ ہوگی اور ان کا کورس ہوگا تو وہ سرٹیفکیٹ یا لائسنس کے حقدار ہوں گے۔ اگر بورڈ اپنی اس ٹریننگ کو چھ مہینے تک کرلے گا تو اس لائسنسنگ کی بھی اجازت مل جائے گی اور اس میں ہمیں کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ فیصلہ کرنا بورڈ آف ڈائریکٹرز کا استحقاق اور ان کے Chief Executive کا فیصلہ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا تھا اور اس میں آپ نے بھی مہربانی فرمائی اور آپ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر پراجیکٹ مطابقت نہیں رکھتا تو یہ کوئی جواب نہیں ہے اس سے نظام متاثر ہو رہا ہے۔ یہ مہربانی فرمائیں اور کوئی ٹائم دے دیں کہ یہ کب تک مطابقت ہو جائے گی تو ان کو ایک ٹائم دینا چاہیے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یہ discretion لائیوسٹاک ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے ایک چیز ہے کہ اگر وہ بورڈ کی discretion ہے لیکن کیا بورڈ کو آپ کا محکمہ کوئی instruction دے رہا ہے۔ اگر اس کا کوئی فائدہ ہے تو آپ ان کو کہہ رہے ہیں کہ بھائی اس کو شروع کرائیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! Artificial inseminators کی صوبہ بھر میں کمی ہے ہم اپنے اداروں میں بھی چاہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ بچے certification میں آئیں، یونیورسٹی بھی کرے اور یہ بورڈ بھی یقیناً اس میں کام کرے۔

جناب سپیکر: یہ تو پھر ہونا چاہیے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: اس کے آرڈر تو آپ دیں گے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جو حاضر بورڈ ہے ہم ان کو ضرور کہیں گے کہ اس کورس کو بریڈنگ ایکٹ کے مطابق بنایا جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! بورڈ تو آپ کے under کام کرتا ہے۔ یہ اچھا initiative ہے اور ہونا چاہیے۔ یہ تو آپ مانتے ہیں کہ یہ ہونا چاہیے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر!جی، ہاں!

جناب سپیکر: پھر آپ اس کو کروائیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر!جی، اس کو کرواتے ہیں۔

جناب سپیکر: بات تو یہ ہے کہ اس کی implementation ہو۔ اگر کوئی روکاٹ ہے وہ دور کریں گے تو تب ہی یہ آگے چلے گا۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر!جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!شکریہ۔ آپ کی مہربانی۔ آپ کا تعلق بھی ایک rural area سے ہے اور mostly ہم سب لوگ بھی ایسے ہیں جو rural area سے ہیں۔ اگر یہ بریڈ امپرومنٹ پراجیکٹ بند ہو گیا ہے جیسے انہوں نے فرمایا ہے کہ بند ہو گیا ہے اور کوئی American semens درآمد ہو رہے ہیں اور کوئی UK سے ہو رہے ہیں ہم اپنے ہاں کیوں نہیں کر سکتے؟

جناب سپیکر: وہ یہ بات سمجھ گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!میری request ہے کہ یہ بڑی اہمیت کا سوال ہے اگر آپ مہربانی فرمائیں لیکن مجھے پتا ہے کہ آپ نے میری بات سے agree نہیں ہونا۔ اگر آپ اس ہاؤس اور عوام کے ساتھ مہربانی کریں۔

جناب سپیکر!آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تاکہ ہم اس پر محنت کریں اور ہم اس پر کوئی لائحہ عمل تیار کریں اور ان کو پتا چلے کہ یہ عوام الناس کے لئے ہم نے کچھ کرنا ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن آپ بیٹھیں۔ یہ تو منسٹر صاحب تسلیم کر رہے ہیں کہ یہ ہونا چاہئے۔ منسٹر صاحب!دیکھیں، اس کو آپ large scale پر کر سکتے ہیں۔ محکمے کو بھی بڑا فائدہ ہو گا اور عام لوگوں کو بھی اس کا بڑا فائدہ ہو گا۔ ایک پراجیکٹ بنا کر اس پر کام ہونا چاہئے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ مہربانی کریں اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: pending کی کیا بات ہے؟ اس میں pending والی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ ایک طرف سے کہہ رہے ہیں کہ جلدی ہو اور ایک طرف چاہ رہے ہیں pending ہو۔ جب آپ یہ باہر سے منگوائیں تو ان کو بھی شامل کر لیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جی، لازمی کریں گے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کو بڑے قیمتی مشورے دیں گے۔ ان کا اس لائن کا کافی تجربہ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ اسے پھر جواب سمجھئے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بڑے قابل آدمی ہیں اور ان کو خود کا بھی تجربہ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس پر time limit مختص کر دیں۔

جناب سپیکر: اس میں time limit نہیں ہو سکتی۔ ظاہر ہے کہ وہ جلدی کر لیں گے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! مجھے بھی اس میں شامل کر لیں۔

جناب سپیکر: آپ کا اس میں کوئی سوال نہیں ہے۔ آپ اس میں شامل نہیں ہو سکتیں۔ اگر منسٹر صاحب چاہیں تو اس کام میں آپ کو بھی شامل کر لیں۔ اگلا سوال نمبر 2025 جناب خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2376 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2377 بھی محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2631 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر کے لئے روزانہ کی بنیاد پر دودھ کی طلب سے متعلقہ تفصیلات

***2631: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت نے کبھی کوئی سروے کروایا ہے کہ شہر لاہور کے اندر روزانہ کتنے لٹر دودھ کی طلب ہے؟

(ب) لاہور شہر کے باہر سے روزانہ کتنے لٹر دودھ سپلائی کیا جاتا ہے؟

(ج) دودھ کی طلب اور رسد میں کتنا فرق ہے؟

(د) لاہور شہر کے اندر جو دودھ سپلائی ہوتا ہے وہ کہاں حاصل یا پیدا کیا جاتا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ لائیوسٹاک نے ایسا کوئی سروے نہ کروایا ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) لاہور شہر کی دودھ کی طلب اور رسد میں فرق کا کوئی سروے نہ کروایا گیا ہے۔

(د) لاہور شہر میں دو گوالہ کالونیاں موجود ہیں جہاں سے کچھ دودھ سپلائی ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! محکمہ نے اپنے جواب میں تحریر کیا ہے کہ لاہور شہر کے اندر روزانہ کی بنیاد پر طلب اور رسد کا فرق جانچنے کے لئے کوئی بھی سروئے نہیں کروایا گیا۔ یہ صورتحال بہت alarming ہے طلب اور رسد کے فرق کے بغیر یہ جج کرنا ممکن نہیں ہے کہ لاہور کے اندر روزانہ کیمیکل سے پیدا شدہ کتنا دودھ فروخت ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کیا حکومت ایسا کوئی سروے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! محترمہ نے بہت ہی مناسب چیز کی طرف نشاندہی کی ہے کہ جب تک ہمارے پاس بنیادی data نہیں ہو گا کہ ہماری ضرورت کیا ہے اور ہمارے پاس کیا production ہو رہی ہے تو ہم کسی بھی حوالے سے future planning کر سکتے ہیں اور نہ ہم adulteration or non-adulteration کا فیصلہ کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میری بات سنیں یہ ٹوٹل سپلائی اور ڈیمانڈ پر depend کرتا ہے اگر لاہور میں ڈیمانڈ زیادہ ہے تو ظاہر ہے اُس کی سپلائی بھی زیادہ ہو گی باقی دودھ کو چیک کرنے کے لئے اور ڈیپارٹمنٹ ہیں جو لیب کو اس کے نمونے بھیجتے ہیں فوڈ اتھارٹی بھی اس کو دیکھتی ہے اور PCSIR حکومت پاکستان کا ادارہ ہے سب سے بہتر لیب اُن کی ہے وہاں بھی نمونے لے کر چیک کئے جاتے ہیں اور کوئی ایسی بات ہو تو وہ موقع پر دودھ کو ضائع بھی کر دیتے ہیں۔

محترمہ! یہ لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ کے دائرہ کار میں نہیں آتا کہ وہ اس کو کنٹرول کریں۔ کنٹرول کرنے کا تو سپلائی اور ڈیمانڈ کا ایک natural procedure ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! محکمہ نے جز(د) کے جواب میں بیان کیا ہے کہ لاہور شہر میں دو گوالہ کالونیاں موجود ہیں جہاں سے کچھ دودھ سپلائی ہو رہا ہے۔ لاہور شہر میں جو اصل دودھ سپلائی ہو رہا ہے وہ طلب کا 20 فیصد بھی نہیں ہے۔ لاہور کے اندر ٹینکروں کے حساب سے کیمیکل شدہ دودھ فروخت ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ باہر سے آتا ہے اور آپ کی یہ بات صحیح ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہی ہے کہ گوالہ کالونیوں سے جو دودھ سپلائی ہو رہا ہے وہ تقریباً روزانہ کتنے لٹر ہو گا؟

جناب سپیکر: محترمہ! وہ لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ نے نہیں چیک کرنا اس کو فوڈ اتھارٹی چیک کرتی ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! فوڈ اتھارٹی نے تو یہ چیک کرنا ہے کہ یہ کیمیکل شدہ ہے یا صحیح دودھ ہے۔ انہوں یہ بتایا ہے کہ دو گوالہ کالونیوں سے دودھ آتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہے کہ وہاں سے کتنے لٹر دودھ آتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! ہم نے جواب میں لکھا ہے کہ لاہور میں دو گوالہ کالونیاں موجود ہیں جہاں سے کچھ دودھ سپلائی ہوتا ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے وہ دودھ کتنے لٹر ہے جو وہاں سے سپلائی ہوتا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! ہمارے پاس اُس دودھ کی exact مقدار نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ exact مقدار ہو بھی نہیں سکتی یہ ایسے ہی vague سی بات ہے۔ محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے آپ اگلا سوال کر لیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! آپ میرا ہر سوال fresh question پر لے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اگلا سوال کر لیں اُتنی دیر میں شاید figures آجائیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2757 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ کے بورڈ میں عوامی مفاد کے منصوبوں سے متعلقہ تفصیلات

***2757: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ پنجاب کن منصوبوں پر کام کر رہا ہے اور ان منصوبوں سے عوام کو کیا فائدہ ہوگا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس بورڈ کے زیر اہتمام خضر آباد میں فارم موجود ہے اگر یہ فارم موجود ہے تو اس فارم سے بورڈ کو کیا فائدہ ہوتا ہے اور یہ فارم کس مقصد کے لئے بورڈ کے سپرد کیا گیا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ نے پانچ منصوبوں پر کام کا آغاز کیا اور تاحال کوئی منصوبہ مکمل نہ ہوا ہے ان میں درج ذیل منصوبے شامل ہیں۔

1) سائلج پراجیکٹ
2) بریڈ امپروومنٹ پراجیکٹ
3) لائیوسٹاک تجرباتی فارم خضر آباد
4) خالص دودھ فراہمی پراجیکٹ
5) جینیاٹیک امپروومنٹ پراجیکٹ (سیمن پروڈکشن یونٹ کا قیام)

ان مندرجہ بالا منصوبوں سے عوام کو سائلج سے روشناس کروایا گیا، مصنوعی نسل کشی کے طریق کار کی ٹریننگ کروائی گئی اور لاہور شہر میں دو جگہوں پر دودھ کی فراہمی کی گئی۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے، بورڈ فارم پر ساہیوال نسل کی گائے اور کجلی نسل کی بھیڑوں کی پیداوار کر رہا ہے اور یہ فارم بورڈ کی آمدن کا ذریعہ ہے۔ اس فارم کو ماڈل اور میکانائزاڈ فارم بنانے کے لئے بورڈ کے حوالے کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ب) کے جواب کے متعلق ہے کہ خضر آباد فارم امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ پنجاب کے سپرد کب کیا گیا اور مذکورہ فارم سے یکم جنوری 2019 سے اب تک کتنی پیداوار حاصل ہوئی ہے اور کیا یہ فارم ماڈل اور میکانائزاڈ فارم کا درجہ حاصل کر چکا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! محترمہ سوال کو repeat کر دیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ب) کے جواب کے متعلق ہے کہ خضر آباد فارم لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ پنجاب کے سپرد کب کیا گیا اور مذکورہ فارم سے یکم جنوری 2019 سے اب تک کتنی پیداوار حاصل ہوئی ہے اور کیا یہ فارم ماڈل اور میکانائزاڈ فارم کا درجہ حاصل کر چکا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یہ لائیوسٹاک ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ 2010 میں بنا اور ابھی جو production کر رہا ہے اور جو لاہور میں دودھ بیچ رہا ہے تقریباً ایک ہزار لیٹر per day لاہور کی دو sites پر ATM یا کیش مشین کے ذریعے دودھ کی production دی جا رہی ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! 2019 سے اب تک کتنی پیداوار حاصل ہوئی اور کیا یہ فارم ماڈل اور mechanism farm کا درجہ حاصل کر چکا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! نہیں یہ ابھی اُس process میں ہے انہوں نے ایک چھوٹا سا milking parlour لگایا ہوا ہے جو مکمل طور پر functional نہیں ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! process میں ہے یا ابھی نہیں ہے یا ابھی کام ہونا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر):جناب سپیکر!جو امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ کا نیابورڈ ہے اُس کو ہم نے تشکیل دیا ہوا ہے اُس کو ہم نےpropose کر کے گورنمنٹ کو بھیجا ہوا ہے۔لاء ڈیپارٹمنٹ کی اُس کے اوپر کچھ observationsہیں کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کی کوالیفکیشنز کوSECPسےvet کروایا جائے اور جو سابقا بورڈ ہے وہ اس پر کام کر رہا ہے اگر آپ مجھ سےhonestlyپوچھیں کہ کیا یہ اُس بارڈر لائن کو cross کر چکا ہے جو کہ mechanizationاور modernizationکی ہے تو ابھی تک یہ کم و بیش اُسی حالت میں ہے جس طرح پہلے تھا کوئی ایساmarkable differenceنہیں ہے۔ نیااگر اچھابورڈ آئے گاوہ آگے چلائے گاتو میں کچھ کہہ سکتاہوں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:جناب سپیکر! مجھے لگتاہے کہ یہ عوام سے معافی مانگ لیں کہ ہمیں چلانا نہیں آرہاتاکہ عوام کو بھی پتا چلے کہ کس قسم کی گورنمنٹ چل رہی ہے۔میرے خیال میں یہ جب حکومتی نظم ونسق چلانے کے قابل ہی نہیں ہیں توانہیں پلیز عوام سے معافی مانگ لینی چاہیئے۔

جناب سپیکر:نہیں معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتاہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر):جناب سپیکر!میں بقیہ سوالات اوران کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتاہوں۔

جناب سپیکر:بقیہ سوالات اوران کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں شتر مرغ فارمنگ کی سکیم سے متعلقہ تفصیلات

***1607: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے شتر مرغ فارمنگ کی حوصلہ افزائی کے لئے ایک سکیم کا اعلان کیا تھا جس کے تحت فارمرز کو دس ہزار روپے فی شتر مرغ مالی امداد دینا تھی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سکیم کے تحت محکمہ نے کتنے فارمرز کو رجسٹرڈ کرنے کے بعد اب تک کتنی رقم تقسیم کی ہے؟

(ج) صوبہ میں کتنے فارمرز ابھی تک اس سہولت سے مستفید نہیں ہو سکے؟

(د) حکومت نے صوبہ میں گوشت کی کمی کو پورا کرنے اور شہریوں کو پروٹین کی فراہمی کے لئے شتر مرغ فارمنگ کے فروغ کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ نے پراجیکٹ ڈویلپمنٹ آف آسٹرچ فارمنگ ان پنجاب کے تحت مجموعی طور پر 272 فارمرز کو رجسٹرڈ کیا اور 73.409 ملین روپے سبسڈی کی شکل میں دو سالوں میں تقسیم کی گئی۔

(ج) جون 2018 سے پہلے رجسٹرڈ ہونے والے تمام فارمرز اس سہولت سے مستفید ہوئے۔

(د) فارمرز کو 10 ہزار روپے فی پرندہ سبسڈی مہیا کی گئی۔

گوجرانوالہ میں ویٹرنری ہسپتال، ڈسپنسریاں اور لیبز سے متعلقہ تفصیلات

***1966: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کتنے اور کس کس مقام پر ویٹرنری ہسپتال، ڈسپنسریز اور لیبز موجود ہیں ان میں کون سے DVM افسران کب سے تعینات ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع کی ویٹرنری لیبز میں جانوروں کی کن اہم اور خطرناک بیماریوں کے ٹیسٹ کے لئے مشینری موجود ہے اور کس مشینری کی مزید ضرورت ہے۔ اس مشینری کی خرید کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟

(ج) مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریز میں روزانہ اوسطاً کتنے جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے۔ ان جانوروں میں کتنی گائے، بھینس، بھیڑ، بکریاں اور کتنے پولٹری کے شعبہ سے ہوتے ہیں؟

(د) مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریز کو سال 17-2016، سال 18-2017 اور سال 19-2018 کے دوران کون کون سی ادویات کتنی مقدار میں فراہم کی گئیں؟

(ہ) مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریز کو سال 17-2016، سال 18-2017 اور سال 19-2018 کے دوران کتنی رقم کن مقاصد کے لئے فراہم کی گئی، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں 18 ویٹرنری ہسپتال، 66 ویٹرنری ڈسپنسریاں اور دو تشخیصی لیبارٹریاں موجود ہیں۔ ان میں تعینات DVM افسران کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع کی ویٹرنری لیبز میں گل گھوٹو، رانی کھیت، ٹی بی، اسقاط حمل، سوزش حیوانہ، تھیلیریوسس (Thelirosis)، ٹریپنوسومیوسس (Trypnosomiasis)، ببیسیوسس (Babesiosis) اور اینا پلاسموسس (Anaplasmosis) جیسی اہم اور خطرناک بیماریوں

کی تشخیص کی مشینری موجود ہے جبکہ مذکورہ لیبارٹریز میں مندرجہ ذیل مشینری کی اشد ضرورت ہے۔

- خون اور اس کے نمکیات کا تجزیہ کرنے کی مشینری
- جدید مائیکروسکوپ مع کیمرہ وLCD
- Turbidity meter
- safety cabinet
- Air conditioner

مذکورہ بالا مشینری کی خرید کے لئے -/41,50,000روپے درکار ہیں۔

(ج) مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریز میں روزانہ کی بنیاد پر جانوروں کے علاج کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریز کو سال 17-2016، سال 18-2017 اور سال 19-2018 کے دوران فراہم کردہ ادویات اور مقدار کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریز کو سال17-2016، سال18-2017اور سال 19-2018 کو فراہم کی گئی رقم کی تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولپور میں ویٹرنری یونیورسٹی کے قیام اور تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*2025: **ملک خالد محمود بابر**: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں ویٹرنری یونیورسٹی کی منظوری ہو چکی ہے اور اس کے لئے رقبہ بھی مختص کیا گیا ہے؟

(ب) اس کی منظوری کب ہوئی تھی اور اس کے لئے کتنا رقبہ کہاں مختص کیا گیا ہے؟

(ج) اس کی تعمیر کے لئے مالی سال19-2018 میں کتنی رقم مختص کی گئی؟

(د) کیا اس منصوبہ کی تعمیر موقع پر شروع کر دی گئی ہے یا نہیں؟

(ہ) اس کا کام کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) اس کی منظوری 20-اگست 2014 میں کی گئی تھی اور اس کے لئے 1000 ایکڑ رقبہ مختص کیا گیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) 950 ایکڑ 7600 کنال چک نمبر 11 بی سی بہاولپور صدر

2) 50 ایکڑ 400 کنال موضع آغاپور تحصیل بہاولپور سٹی۔

(ج) اس کی تعمیر کے لئے مالی سال 19-2018 میں 1204.545 ملین روپے مختص کئے گئے۔

(د) جی، ہاں! منصوبہ کی تعمیر موقع پر شروع کر دی گئی ہے۔

(ہ) اس کا کام 30-جون 2020 میں مکمل ہو گا۔

دی پنجاب لائیوسٹاک (رجسٹریشن اینڈ کنٹرول) آرڈیننس 1979 پر عملدرآمد سے متعلقہ تفصیلات

*2376: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور**: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) دی پنجاب لائیوسٹاک ایسوسی ایشن اینڈ لائیوسٹاک ایسوسی ایشن یونینز (رجسٹریشن اینڈ کنٹرول) آرڈیننس 1979 پر کس حد تک عمل ہو رہا ہے؟

(ب) اس آرڈیننس کے تحت کسی کمیٹی کو ختم کرنے کا کیا طریق کار ہے، اس آرڈیننس کے تحت رجسٹریشن اتھارٹی کے کیا اختیارات ہیں؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) اس پر کوئی عمل نہیں ہورہاہے۔

(ب) اس آرڈیننس کے تحت کمیٹی کو ختم کرنے کے لئے اس کے تین چوتھائی ممبران کا درخواست جمع کروانا ضروری ہے اتھارٹی تسلی / انکوائری کے بعد کمیٹی کی منسوخی کا حکم نامہ جاری کرتی ہے۔رجسٹریشن اتھارٹی فنڈز کے منجمد کرنے، انکوائری آفیسر کو مقرر کرنے، واجب الادارقم کی ادائیگی اور حاصل شدہ اثاثہ جات کی کمیٹی میں تقسیم جیسے افعال کے بارے میں حکم نامہ جاری کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔

مالی سال18-2017میں پنجاب لائیوسٹاک

بریڈنگ ایکٹ2014پر عملدرآمد اور خلاف ورزی سے متعلقہ تفصیلات

*2377: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 18-2017میں دی پنجاب لائیوسٹاک بریڈنگ ایکٹ2014 کے تحت کتنے افراد نے خلاف ورزی کی اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(ب) دی پنجاب لائیوسٹاک بریڈنگ ایکٹ 2014 پر عملدرآمد کے لئے محکمہ کیا اقدامات اُٹھا رہاہے؟

(ج) دی پنجاب لائیوسٹاک بریڈنگ ایکٹ2014 کے خلاف درج مقدمات کی سماعت کون کرتا ہے؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) 2017 میں 115افراد نے دی پنجاب لائیوسٹاک بریڈنگ ایکٹ2014 کی خلاف ورزی کی اور تمام کے خلاف (ایف آئی آر) مقدمات درج ہوئے اور اسی طرح2018 میں114افراد نے دی پنجاب لائیوسٹاک بریڈنگ ایکٹ2014 کی خلاف ورزی کی تمام کے خلاف (ایف آئی آر) مقدمات درج ہوئے۔

(ب) محکمہ نے لائیوسٹاک بریڈنگ ایکٹ کو مکمل طور پر نافذ العمل کیا ہے۔ 183 انسپکٹرز کی تعیناتی، پورے صوبہ میں عملدر آمد اور رجسٹریشن کا عمل جاری ہے۔

(ج) پنجاب لائیوسٹاک ٹریبونل لائیوسٹاک کمپلیکس 16 کوپر روڈ لاہور پر پنجاب لائیوسٹاک بریڈنگ ایکٹ 2014 کے تحت مقدمات کی سماعت کرتا ہے۔

مویشیوں کی افزائش نسل کی درجہ بندی سے متعلقہ تفصیلات

*2886: **محترمہ طحیانون:** کیاوزیر امور پرروش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ، مویشیوں کی کون کون سی دیسی اور مقامی نسلوں کی افزائش اور تحفظ کر رہا ہے اور کن کن اقسام کا تحفظ نہیں ہو رہا ان کی تعداد بھی بتائیں؟

(ب) کیا جانوروں کی کسی ایسی مقامی نسل کی درجہ بندی کی گئی جس کی نسل ناپید ہونے کا اندیشہ ہے ایسی درجہ بندی کرنے کی تاریخ سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) محکمہ نے اس نسل کو ناپید ہونے سے بچانے کے لئے کب اور کون کون سے اقدامات اٹھائے ہیں، ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ مویشیوں کی درج ذیل دیسی اور مقامی نسلوں کی افزائش کر رہا ہے۔

بھینس: نیلی راوی

گائے: ساہیوال، چولستانی، تھری، لوہانی، داجل اور ہسار ہریانہ

بھیڑ: سپلی، بچی، ہسارڈیل، پاک کراکل، کجلی، لوہی، مندری، تھلی اور سالٹ رینج / الاٹی

بکری: نکری، بیتل، ٹیڈی، دائرہ دین پناہ، لوکل ہیری

اونٹ: مریچہ مہرہ اور کملپوری

گدھے: دیسی / لاسی

جبکہ محکمہ ان نسلوں کا تحفظ اور ان پر تحقیق کا کام بھی احسن طریقے سے کر رہا ہے۔

(ب) جی، نہیں! ساہیوال نسل کی گائے کی درجہ بندی 2005 میں کی گئی اور اس کے ناپید ہونے کے اندیشے کو مد نظر رکھتے ہوئے اقدامات کا آغاز کر دیا گیا۔

(ج)

1) مندرجہ بالا تمام حقائق کے پیش نظر محکمہ لائیوسٹاک حکومت پنجاب کے زیر اہتمام جنوری 2005 میں جھنگ میں تحقیقاتی مرکز برائے تحفظ ساہیوال گائے کا قیام عمل میں لایا گیا۔

2) پہلا ترقیاتی فیز جنوری 2005۔ جبکہ دوسرا ترقیاتی فیز جولائی 2008 سے جون 2011 تک جاری ہے۔

3) بعد ازاں پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی سفارش پر اس ادارہ کو مستقل حیثیت دے دی گئی مزید 2017 میں اس ادارے کو اپ گریڈ کر کے تحقیقاتی مرکز برائے تحفظ مقامی نسلیں (حیوانات جھنگ) کر دیا گیا۔

4) یہ ادارہ ساہیوال نسل کے تحفظ، جینیاتی بہتری، ترقی و ترویج کے ساتھ ساتھ مقامی نسل کے جانوروں پر بھی خاطر خواہ کام جاری رکھے ہوئے ہے۔

5) موجودہ حکومت نے آر سی آئی بی، جھنگ کو مبلغ 143.000 ملین روپے کا ایک ترقیاتی پروگرام دیا ہے تا کہ ساہیوال نسل کی گائیوں پر مزید ریسرچ و پروجنی و بریڈنگ پروگرام چلایا جائے۔

گوجرانوالہ: پیناکھہ میں
کیٹل فارم کے منصوبہ کو حافظ آباد منتقلی سے متعلقہ تفصیلات

*3074: **محترمہ شاہین رضا:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پیناکھہ ضلع گوجرانوالہ میں 25/20 ایکڑ پر بھینسوں کے لئے کیٹل فارم بنانے کا منصوبہ بنایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ رقبہ مختص ہونے کے باوجود یہ کیٹل فارم حافظ آباد میں شفٹ کر دیا گیا ہے جبکہ گوجرانوالہ کی آبادی 54 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے اور حافظ آباد کی آبادی صرف 9 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر میں بھینسوں کی وجہ سے اس شہر کا سیوریج سسٹم بند رہتا ہے؟

(د) کیا حکومت پیناکھ میں بھینسوں کے لئے کیٹل فارم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) یہ بھی درست نہ ہے۔

(ج) یہ سوال محکمہ لوکل گورنمنٹ کے متعلقہ ہے۔

(د) حکومت کی طرف سے فی الحال پیناکھ ضلع گوجرانوالہ میں بھینسوں کے لئے کیٹل فارم بنانے کے لئے کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

اوکاڑہ: حلقہ پی پی-185 میں یکم اگست 2018 تا 30-اگست 2019 میں ویٹرنری ہسپتالوں کو فنڈز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***3080: چودھری افتخار حسین چھچھر**: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم اگست 2018 سے 30-اگست 2019 حلقہ پی پی-185 ضلع اوکاڑہ میں ویٹرنری ہسپتالوں کو کتنے فنڈز کس کس مد میں فراہم کئے گئے تفصیل بیان کریں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں پی پی-185 میں جانوروں کے لئے کون کون سی میڈیسن فراہم کی گئی نیز علاقہ کے کن کن قصبہ جات میں یہ ادویات فراہم کی گئیں ان کی مالیت کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت تمام قصبہ جات میں فری ادویات اور دوسری سکیمیں جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) یکم اگست 2018 تا30۔اگست 2019حلقہ پی پی۔185ضلع اوکاڑہ میں ویٹرنری ہسپتالوں کو دیئے گئے فنڈز کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے:

تنخواہ	-/8592324روپے
سفری الاؤنس	-/646568روپے
پٹرول	-/208000روپے

(ب) مذکورہ عرصہ میں مذکورہ پی پی۔185میں جانوروں کے لئے فراہم کی گئی میڈیسن اور قصبہ جات کی تفصیلAnnex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان ادویات کی مالیت تقریباً-/250000روپے ہے۔

(ج) جی،ہاں!

صوبہ میں حلال میٹ ایجنسی کی فعالیت سے متعلقہ تفصیلات

*3202:**جناب محمد معاویہ:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں حلال میٹ ایجنسی کے دفاتر موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حلال میٹ ایجنسی مکمل طور پر غیر فعال ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت حلال میٹ ایجنسی کو کب فعال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی،ہاں! پنجاب حلال ڈویلپمنٹ ایجنسی کا دفتر لاہور میں موجود ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

جھنگ میں لائیوسٹاک فارمز کی تعداد،رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3204:**جناب محمد معاویہ:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ میں لائیوسٹاک کے کتنے فارم کہاں کہاں واقع ہیں ہر فارم کتنے رقبہ پر محیط ہے؟

(ب) مذکورہ فارمز میں کتنے جانور کون کون سی نسل کے ہیں؟

(ج) کیا جھنگ کا کوئی فارم لیز / پٹہ پر دیا ہوا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع جھنگ میں محکمہ کا ایک لائیوسٹاک تجرباتی فارم شاہ جیونہ ہے اور اس کا کل رقبہ 597 ایکڑ پر محیط ہے۔

(ب) مذکورہ فارم پر کوئی جانور نہ رکھا گیا ہے کیونکہ فارم تمام رقبہ پٹہ داران کو لیز پر دیا گیا ہے۔

(ج) لائیوسٹاک تجرباتی فارم شاہ جیونہ کا رقبہ پٹہ داران کو لیز پر دیا گیا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مالی سال 20-2019 میں کسانوں کے لئے

نئے منصوبوں اور ان کے لئے مختص کردہ بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

799: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں کسانوں کے لئے کون سے نئے منصوبے متعارف کرائے گئے ہیں؟

(ب) ان تمام منصوبوں کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں اور ہر منصوبہ کے مقاصد بیان کئے جائیں؟

(ج) ہر منصوبہ کے لئے مختص بجٹ کے بارے بھی میں آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ لائیوسٹاک نے مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں کسانوں کے لئے جو منصوبے متعارف کروائے ہیں۔ ان کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان منصوبوں کے مقاصد کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان منصوبوں کے لئے مختص کردہ بجٹ کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سابقادور حکومت میں

کٹاپال سکیم اور دیگر سکیموں کو مزید جاری رکھنے یا نہ رکھنے سے متعلقہ تفصیلات

821: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم اگست 2018 سے 30-اگست 2019 تک صوبہ بھر کے کتنے اضلاع میں کتنی نئی سکیمیں شروع گئیں، ضلع وار تفصیل بیان کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں کٹاپال اور بیوہ عورتوں کے لئے بھیڑ، بکری، گائے اور بھینس وغیرہ کے بچے مفت فراہم کرنے کی سکیمیں شروع کی گئی تھیں؟

(ج) موجودہ حکومت نے مذکورہ سکیموں میں سے کون کون سی سکیموں کو بند کر دیا ہے اور کون کون سی سکیمیں جاری ہیں اگر کٹاپال سکیم جاری ہے تو اس سکیم کے تحت کسانوں کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(د) کیا حکومت کسانوں کی فلاح و بہبود اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے اور بارہ ایکڑ سے کم کاشتکاروں کے لئے نئی سکیموں کا اجراء کرنے اور پرانی سکیموں کو جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) یکم اگست 2018 سے 30۔اگست 2019 تک صوبہ بھر میں شروع کی گئی نئی سکیموں کی ضلع وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) موجودہ حکومت نے مذکورہ سکیموں میں سے بیوہ عورتوں کے لئے بھیڑ، بکری، گائے اور بھینس وغیرہ مفت فراہم کرنے کی سکیم بند کر دی ہے۔ اور اس سال کٹابچاؤ اور کٹا فربہ کرنے کی سکیم کے لئے چار سالوں پر محیط پروگرام شروع کیا ہے جس کے لئے کسانوں کے لئے 1640 ملین روپے خطیر رقم رکھی گئی ہے۔

(د) کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے نئی سکیموں کا اجراء کر دیا گیا ہے۔

ضلع جھنگ میں ویٹرنری ہسپتال وڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

874: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ میں کتنے کس کس جگہ ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) ضلع ہذا میں کتنے موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں؟

(ج) ضلع ہذا میں روزانہ کتنے جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے؟

(د) ضلع ہذا میں کس کس جگہ مزید شفاخانہ حیوانات قائم کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع جھنگ میں کل 24 ویٹرنری ہسپتال اور 73 ڈسپنسریز ہیں۔ جن کے محل وقوع کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں سات موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں۔

(ج) ضلع ہذا میں روزانہ تقریباً 3847 جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے۔

(د) ضلع ہذا میں فی الحال حکومت کا کوئی نیا شفاء خانہ حیوانات بنانے کا ارادہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں پہلے ہم توجہ دلاؤ نوٹس لے لیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! کب ٹائم دیا جائے گا۔ ضروری بات کرنی ہے؟

جناب سپیکر: جب میں بتاؤں گا میں نے ساری ضروری باتیں سن لی ہیں ابھی میں پوائنٹ آف آرڈر لے نہیں رہا۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لے رہے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 395 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

لاہور:سندر میں 45سالہ شہری کی ہلاکت

395: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے ۔کیا روزنامہ "نوائے وقت" کی خبر مورخہ 16۔دسمبر2019 کے مطابق سندر لاہور کے علاقے میں بندوق صاف کرتے ہوئے اچانک گولی چلنے سے 45سالہ شخص ہلاک ہوگیا؟

(ب) پولیس نے اس واقعہ کی تحقیقات کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ ۔یہ بات درست ہے کہ علاقہ تھانہ سندر میں پسٹل صاف کرتے ہوئے اچانک گولی چلنے سے 45سالہ شخص ہلاک ہوگیا تھا جس پر مقدمہ نمبر 1619/19مورخہ 15-12-2019 جرم 302 تھانہ سندر درج رجسٹر ہوا۔ اس مقدمہ میں ایک ملزم علی عرف ڈان کو نامزد کیا گیا تھا جس نے عدالت سے عبوری ضمانت کروائی ہوئی ہے وہ ابھی تک شامل تفتیش نہیں ہوا 04-01-2020اُس کی اگلی تاریخ ہے جیسے ہی04-01-2020 کو اُس کی ضمانت پیش ہوگی انشاءاللہ تعالیٰ اُس کوreject کرواکر اس کو شامل تفتیش کیا جائے گا اور مقدمہ کا چالان عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: اس توجہ دلاؤنوٹس کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤنوٹس کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤنوٹس نمبر398 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

لاہور:نواب ٹاؤن میں ڈاکوؤں کی لوٹ مار اور دکاندار کا قتل

398: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی وی چینل "دنیا نیوز" مورخہ 23۔دسمبر 2019 کی خبر کے مطابق نواب ٹاؤن لاہور میں تین ڈاکوؤں نے موبائل شاپ پر لوٹ مار کے دوران مزاحمت پر دکاندار کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کیا گیا تو کن دفعات کے تحت اس واقعہ میں ملوث کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے کہ مورخہ 23۔دسمبر 2019 کو نواب ٹاؤن لاہور میں تین ڈاکوؤں نے موبائل شاپ پر لوٹ مار کے دوران مزاحمت پر دکاندار کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔

(ب) اس کا مقدمہ نمبر 2351/19 درج رجسٹرڈ ہوا۔ یہ مقدمہ مدعی کی درخواست پر درج کیا گیا ہے۔ مدعی نے کسی ملزم کو nominate نہیں کیا تھا لیکن اس کے باوجود پولیس ازخود کوشش کر رہی ہے اور اس حوالے سے کچھ لوگوں کو ہم نے شامل تفتیش بھی کیا ہوا ہے۔ DVR بھی ہم نے لی ہے اور اس کے علاوہ فرانزک رپوٹس اور سیف سٹی کیمرہ سے بھی ہم نے کچھ مدد حاصل کی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ جلد ہی ملزمان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم رپورٹ لیتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

حکومت پنجاب کے اخراجات کے اکاؤنٹس
کی آڈٹ رپورٹ برائے سال18-2017کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Expenditure of Government of the Punjab for the Audit Year 2017-18(Vol-I & Vol-II).

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Expenditure of Government of the Punjab for the Audit Year 2017-18 has been laid and it is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

(رپورٹ پیش ہوئی)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر19/851جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔جی،اسے پیش کریں۔

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور پر وکلاء کا حملہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر!شکریہ۔میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میڈیا رپورٹس کے مطابق مورخہ 11۔دسمبر2019 کو وکلاء نے ضلع کچہری میں میٹنگ کی اور بہت بڑی تعداد میں وکلاء حضرات جلوس کی شکل میں ضلع کچہری سے پی آئی سی کی طرف روانہ ہوئے اور ڈاکٹرز کے خلاف شدید نعرے بازی کرتے رہے اور تقریباً چار پانچ کلومیٹر کا پیدل فاصلہ طے کر کے اچانک پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی پر حملہ آور ہوگئے، جس سے ہسپتال کے نقصان کے ساتھ کئی دل کے مریض بھی جاں بحق ہوگئے۔

جناب سپیکر!اس سارے واقعہ میں پنجاب پولیس کہیں نظر نہیں آئی، اتنی غفلت برتی گئی کہ اس دوران اُن کے سامنے کوئی رکاوٹ کھڑی کی اور نہ ہی اُن سے پولیس کی جانب سے مذاکرات کئے گئے۔ اس سارے واقعہ کے دوران صوبائی وزیر اطلاعات بھی پولیس کی غفلت کی وجہ سے تشدد کا نشانہ بنے۔ یہ تمام واقعہ صوبائی پولیس کی شدید غفلت کا نتیجہ ہے جس کی وجہ سے مریضوں کی اموات بھی واقعہ ہوئیں۔

جناب سپیکر!اس واقعہ میں غفلت برتنے والی پولیس کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اس حوالے سے مریضوں اور لواحقین کے ساتھ ساتھ صوبہ بھر کے عوام میں انتظامیہ کے خلاف شدید غم وغصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ جس طرح معزز ممبر جناب محمد شاکر نے فرمایا ہے تو یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے اور یہ بہت افسوسناک واقعہ تھا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ معاشرے کے ہر مکتبہ فکر نے اس واقعہ کی مذمت کی ہے اور سینئر وکلاء نے تحریری طور پر اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ اس سلسلے میں گزارش ہے کہ یہ واقعہ رونما ہونے کے بعد بذریعہ کیمرہ جات ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا، ان کے خلاف چالان بھی پیش کیا گیا اور انہوں نے عدالتوں سے ضمانتیں کروائی ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ معاملہ sub-judice ہے کیونکہ ہائی کورٹ نے ازخود نوٹس لیا ہے اور فریقین کی جانب سے چار چار ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی بنادی گئی ہے جن میں چار وکلاء اور چار ہی ڈاکٹر صاحبان شامل ہیں اور ان کا اجلاس دو دن پہلے ہوا تھا جس میں، میں خود بھی موجود تھا اور اب دوسرا اجلاس انشاءاللہ تعالیٰ کل شام 5:00 بجے ہو رہا ہے اور یہ معاملہ مفاہمت کی طرف جا رہا ہے۔ جہاں تک انتظامی طور پر غفلت کا تعلق ہے تو یہ بات اخبارات میں بھی

شائع ہوئی، وزیر اعلیٰ نے بھی اس بات کا نوٹس لیا ہے اور انہوں نے ایک کمیٹی تحقیقات کے لئے بنائی ہے اور اس کمیٹی نے اپنی سفارشات وزیر اعلیٰ کو پیش کر دی ہیں جس میں باقاعدہ طور پر تمام چیزوں کی نشاندہی کی گئی ہے اور جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ تقریباً سات کلو میٹر کا فاصلہ طے کر کے وکلاء صاحبان پی آئی سی پہنچے اور اس دوران پولیس نے انہیں کہیں بھی intercept نہیں کیا یہ اس کا ایک پہلو ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی مزید پہلو ہیں جن پر میں سمجھتا ہوں کہ انتظامی طور پر اگر کوئی غفلت پائی گئی ہے تو اس کی باقاعدہ نشاندہی بھی کی گئی ہے لیکن جو رپورٹ وزیر اعلیٰ کو دی گئی ہے اس کو پبلک نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی چونکہ اس وقت یہ معاملہ ہائی کورٹ میں ہے تو مناسب یہ تھا کہ ہائی کورٹ کی طرف سے کوئی واضح direction مل جائے تو پھر جو لوگ اس واقعہ کے ذمہ دار ٹھہرائے جائیں گے ان کے خلاف انشاءاللہ تعالیٰ کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس واقعہ کا رونما ہونا اپنی جگہ پر ہے لیکن بعد ازاں جس طرح اس واقعہ کی تشہیر کی گئی اور یہ تاثر دیا گیا کہ شاید دو طبقات وکلاء اور ڈاکٹرز کے درمیان کوئی ایک منظم قسم کا مقابلہ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس تاثر کو دور کرنے کی ضرورت تھی تو ڈاکٹر صاحبان اور سینئر وکلاء صاحبان نے بھی اس حوالے سے انتہائی بردباری کا مظاہرہ کیا اور انہوں نے مل کر اس تاثر کو زائل کرنے کی کوشش کی جو کہ ایک اچھا اقدام تھا۔

جناب سپیکر! میں صرف آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ جیسے ہی یہ معاملہ عدالت سے فارغ ہوتا ہے تو انتظامی طور پر جو لوگ ذمہ دار ٹھہرائے جائیں گے انشاءاللہ تعالیٰ ان کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی اور وہ تمام پہلو جو انتظامی غفلت کا باعث بنے ان تمام پر کارروائی کی جائے گی۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پنجاب کی تاریخ میں اس سے زیادہ شرمناک واقعہ رونما نہیں ہوا۔ اس واقعہ کے بعد پورا معاشرہ سراسیمگی کا شکار ہو گیا۔ یہ واقعہ پندرہ دن پہلے ایک چھوٹے سے واقعہ سے شروع ہوا۔ آپ دیکھیں کہ یہ لاپروائی نہ صرف وکلاء کی طرف سے کی گئی ہے بلکہ حکومت کی بھی ہے۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! آپ تشریف رکھیں۔ وزیر قانون! کافی معزز ممبران کے نام ہیں جو اس مسئلے پر بولنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کی سربراہی میں ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دی جائے اور آئی جی آکر اس کمیٹی میں briefing دے دیں لیکن اس کی تشہیر نہ کی جائے۔ اب تک جو نظر آ رہا ہے اس میں پولیس کی غفلت ہے لہٰذا آئی جی ہاؤس کی اس کمیٹی کو brief کریں کہ پولیس کی طرف سے یہ غفلت کیوں ہوئی ہے؟ باقی فیصلہ تو عدالت کرے گی کہ جو نالائقی پولیس کی طرف سے ہوئی ہے اس کی کیا وجہ تھی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر آپ حکم دیتے ہیں تو کمیٹی بنا دیں ہم in camera briefing دے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، in camera کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ in camera briefing دے دیں گے۔

جناب سپیکر: اس کمیٹی میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ کو بھی بلا لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار سپیشل کمیٹی نمبر 6 کو refer کی جاتی ہے اس کمیٹی میں اپوزیشن سے چودھری مظہر اقبال، چودھری افتخار حسین چھچھر اور اس تحریک التوائے کار کے محرک کو بھی شامل کر لیا جائے اور یہ in camera briefing ہو گی۔ ہم یہ public نہیں کر سکتے کیونکہ مسئلہ عدالت میں ہے، اس کا فیصلہ آپ کی کمیٹی اور وزیر اعلیٰ نے کرنا ہے لیکن پولیس کی طرف سے جو کوتاہی ہوئی ہے صرف اس حوالے سے ہاؤس کو inform کرنے کے لئے سپیشل کمیٹی نمبر 6 میں یہ briefing دی جائے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس حوالے سے جو ڈویلپمنٹس ہوئی ہیں یا جو کارروائی ہوئی ہے اس حوالے سے اس کمیٹی کو in camera briefing دے دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اب نماز مغرب کے لئے بیس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے
وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ برائے نماز مغرب کے بعد
جناب ڈپٹی سپیکر 5 بج کر 50 پر کرسی صدارت متمکن ہوئے)

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! ایک تحریک التوائے کار سپیکر صاحب نے کمیٹی کو refer کی ہے۔میری بھی بالکل اسی طرح کی تحریک التوائے کار نمبر 854/19 ہے۔اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کو بھی کمیٹی کو refer کر دیں اس کا بھی same subject ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اِس تحریک التوائے کار کو اُس تحریک التوائے کار کے ساتھ club کر دیتے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میرے ہاتھ میں یکم فروری 2019 کا ایک circular ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ:

> The Public and Optional holidays regarding festivals of Muslims and Minorities for the calendar Year 2019 would be as under:

جناب سپیکر! اس کے نمبر 11 پر لکھا ہے کہ:

Day after Christmas Thursday 26th December, 2019 (For Christians only)

جناب سپیکر! آج کرسمس کی چھٹی تھی اور آج اجلاس بھی بلایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے دیکھا ہے کہ نیچے بھی کرسچئن کمیونٹی کے جتنے بھی ملازمین ہیں وہ یہاں پر موجود ہیں اور ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ بات سب کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ birthday of Jesus Christ ہے۔ یہ بہت بڑی شخصیت کا birthday ہے جس کو ہم نے celebrate کرنا ہوتا ہے۔ ہماری کمیونٹی سے جن کا تعلق ہے وہ اسمبلی میں بھی ہیں اور دوسرے محکموں میں بھی ان کو بلایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے ہمیں اس کا freedom دیا جائے۔ اگر کوئی لوگ آج آئے ہیں تو کیا ان کو کوئی اوور ٹائم مل رہا ہے۔ میں نے صرف اس circular کے حوالے سے یہ بات آپ کے علم میں لانی تھی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون! آپ اس کو دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ circular کی کاپی مجھے دے دیں۔ میں اس کو دیکھ لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب طارق مسیح گل! آپ وزیر قانون کو کاپی دے دیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میری صرف ایک گزارش ہے کہ وہ شخص جس کی وجہ سے ہم آج ان ایوانوں میں بیٹھے ہوئے ہیں اس کی پیدائش کا دن آیا اور گزر گیا لیکن اس ایوان میں ایک دفعہ بھی ان کا تذکرہ نہیں ہوا اور ان کی آواز کا کہیں ذکر نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح جنہوں نے بہت محنت کے بعد ہمیں homeland دیا۔

جناب سپیکر! آپ اس ایوان میں وقت مقرر کریں تاکہ ہم ان کو بھی یاد کر سکیں۔ اس کے لئے کل کا وقت مقرر کر دیں یا next week میں مقرر کر دیں۔ قائد اعظم ہمارے محسن ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم بھی ان کے اصولوں اور ارشادات پر تھوڑی بہت بات کر سکیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ پنجاب کے اندر پنجاب فوڈ اتھارٹی نے بڑا اہم کام کیا ہے اور کئی سالوں سے وہ کر رہے ہیں، حکومت نے اس سلسلہ کو آج بھی قائم و دائم رکھا ہوا ہے جس میں یقیناً منسٹر صاحب اور ان کی ساری ٹیم تعریف کے لائق ہے لیکن آج سے صرف چند دن پہلے ایک بہت اہم issue جس کی Council of Common Interest میں approval دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب کے لئے خاص طور پر بہت نقصان دہ ہے۔ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ 1973 کے آئین سے لے کر اٹھارہویں ترمیم تک فوڈ اتھارٹی ہمیشہ صوبائی subject رہا ہے اور صوبوں نے اس کے متعلق جب بھی قوانین بنائے ہیں۔ صوبوں نے اپنے حالات، مینجمنٹ، مسائل اور وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے قانون سازی کی۔

جناب سپیکر! یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ ہماری مشترکہ مفادات کی کونسل نے food کے standards بنانے کی اتھارٹی لے لی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کے اندر پنجاب واحد صوبہ ہے جس نے food کے حوالے سے international standard کے مطابق quality standard بنانے کی کوشش کی ہے۔ جیسے انرجی ڈرنکس ہیں جو انرجی کے نام پر بیچے جاتے ہیں لیکن وہ بیماریوں کا منبع ہیں۔ ان کو ban کیا گیا ہے۔ اب جتنے بڑے لوگ جو food کا کام کرتے ہیں اور جو multi nationals companies ہیں انہوں نے پنجاب کے ان سخت rules and standards کو دیکھتے ہوئے کوشش کی کہ اس کو کسی طرح federal کا subject بنا دیا جائے تاکہ

پنجاب کے اندر جو سختی کی جاتی ہے اس سے بچا جائے مثلاً پنجاب میں جو نقلی دودھ بنایا جاتا ہے اس کو ban کر دیا گیا ہے جبکہ باقی صوبوں میں بیچا جا رہا ہے۔ یہ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے اچھی effort کی تھی۔ یہ subject اگر فیڈرل گورنمنٹ کے پاس چلا گیا تو لوگ یہاں پر زہر پئیں گے جیسے پنجاب کے اندر بناسپتی گھی 2022 میں بند کر دیا جائے گا جو یہاں کیسٹرول، شوگر اور باقی بیماریوں کی وجہ ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ پنجاب کے ساتھ یہ ظلم نہ ہونے دیا جائے اور منسٹر صاحب خصوصی طور پر اس پر توجہ فرمائیں کہ یہ جو 100 فیصد صوبائی subject ہے اور پنجاب کے لوگ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے کام سے خوش بھی ہیں پھر اس کو کیوں federal subject بنایا جا رہا ہے۔ صوبہ سندھ کے اندر ان کے اپنے standards ہیں، صوبہ خیبر پختونخوا کے اپنے اور صوبہ بلوچستان کے اپنے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر حالات و واقعات بالکل مختلف ہیں جیسے یہاں کھلے مصالحہ جات کو ہم نے ban کیا ہوا ہے کہ ہم نے ملاوٹ والے مصالحہ جات یہاں نہیں بکنے دینے۔ اب وہ اس کو federal subject میں لے گئے ہیں تو یہ چیزیں سر عام کھلی یہاں پر بکیں گی۔ پنجاب کے سکولوں میں ڈرنکس پر ban ہے کہ بچے یہ ڈرنکس نہیں پئیں گے کیونکہ یہ ان کی صحت کے لئے اچھے نہیں ہیں لیکن باقی صوبوں میں اس کی اجازت ہے۔ خدا کے لئے یہ بارہ کروڑ عوام کا مسئلہ ہے اس پر منسٹر صاحب خصوصی توجہ فرمائیں اور بتائیں کہ کیا انہوں نے اس کی حمایت کی ہے یا مخالفت کی ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ اس کے standards بنائے گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: چیئرمین نہیں سپیکر۔

MINISTER FOR FOOD (Mr Samiullah Chaudhary): Mr Speaker! I am Sorry.

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ شاید بھول گئے ہیں۔ کافی عرصہ ہو گیا ہے کہ میں آیا نہیں تھا شاید اس وجہ سے شاید بھول گئے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! آج تو آپ ویسے بھی بڑی حشر سامانیوں کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ یہ خوبصورت سرخ رنگ کا سکارف آپ نے لیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہ آپ کو gift کر دیتا ہوں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ابھی مسلم لیگ (ن) کے ممبر اسمبلی فرما رہے تھے کہ Council of Common Interest کے لوگوں نے جو فیصلہ کیا ہے تو مجھے اس سے بالکل آگاہی نہیں ہے لیکن مجھے اتنا ضرور پتا ہے کہ food provincial subject ہے اور اٹھارہویں ترمیم کے بعد تو یہ مکمل طور پر provincial subject بن چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں ممنون ہوں کہ انہوں نے اس بات کو acknowledge کیا کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی بہتر کام کر رہی ہے اور اس نے جو standards قائم کئے ہیں وہ International and European standards سے کم تر نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ سپریم کورٹ بھی direction دے چکی ہے کہ باقی صوبے بھی پنجاب فوڈ اتھارٹی کی طرز پر ادارے بنائیں کیونکہ یہ اتھارٹی بہتر کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مکمل provincial subject ہے لہٰذا اس پر اگر آپ مناسب سمجھیں تو کمیٹی بنا دیں اور یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کر دیں تاکہ کمیٹی افہام و تفہیم کے بعد اپنی رائے دے سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! اس issue پر آپ تحریک التوائے کار جمع کروا دیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں تحریک التوائے کار جمع کروا دیتا ہوں لیکن میرے خیال میں کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ تحریک جمع کروائیں گے تو کمیٹی کے سپرد کر دیں گے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! آپ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے آپ تحریک جمع کروائیں اس کے بعد کمیٹی کے سپرد کر دیں گے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! آپ direct بھی کر سکتے ہیں اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں! آپ procedure complete کر لیں کیونکہ پوائنٹ آف آرڈر پر کمیٹی نہیں بنا سکتے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میرا کوئی personal issue نہیں ہے لیکن یہ بہت بڑا issue ہے۔ کل شاید آخری دن ہے تو process میں مزید وقت لگ جائے گا لہٰذا بہتر ہے کہ آپ کوئی فیصلہ فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ آج تحریک جمع کروا دیں تو اس کو کل ہی take up کر کے کمیٹی کے سپرد کر دیں گے۔

جناب نصیر احمد: بہت شکریہ

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد الیاس!

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں نے کرتارپور بارڈر کے متعلق ایک زیرو آر میں بات کرنے کے لئے نوٹس جمع کروایا تھا جس کا ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ کرتارپور بارڈر سے تاحال انڈیا کے سکھ اور قادیانی استفادہ کر رہے ہیں جبکہ نارووال کے لوگ پریشان ہیں کہ کچھ سکھ آ کر وہاں قبضہ بھی کر گئے ہیں اس لئے ان دونوں کا گٹھ جوڑ خطرناک ہے۔ اس وقت صرف چند لوگ آتے جاتے ہیں جس پر اربوں روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ ہمارے چنیوٹ فیصل آباد روڈ کے ذریعے تقریباً 25 ہزار مزدور اور مختلف ملازمین چنیوٹ سے فیصل آباد جاتے ہیں، 13/12 ہزار demper روزانہ گزر رہے ہیں اور دیگر چھوٹی اور بھاری گاڑیاں بھی وہاں سے گزر رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں کل ایک مریض کے گھر گیا جو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کا student ہے۔ اس روڈ پر دو ساتھی یونیورسٹی جارہے تھے تو سامنے سے آنے والے demper نے سائیڈ ماری تو دونوں students کی ٹانگ دو جگہ سے ٹوٹ گئی جس کی وجہ سے اُن کا پورا سمسٹر ضائع ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ کل ہی اس روڈ پر ایک accident ہوا ہے جس میں 12 لوگ شدید زخمی ہو گئے ہیں اور آئے روز اس قسم کے حادثات ہو رہے ہیں۔ 2018 میں اس روڈ کو one way کرنے کے لئے feasibility report بن گئی تھی لیکن مارچ کا مہینہ آنے کی وجہ سے فنڈز release نہ ہو سکے۔ حکومت نے اس سال اس کی feasibility کے لئے دس کروڑ روپے مختص کر دیئے ہیں جبکہ 2018 میں feasibility report بن چکی تھی لیکن ابھی تک کوئی چیز نظر نہیں آرہی۔ میں جنوری کے مہینے میں سیکرٹری مواصلات سے ملا تو انہوں نے کہا کہ مارچ کے مہینے میں ٹینڈر آجائے گا لیکن ابھی تک کوئی ٹینڈر نہیں آیا جبکہ ایسے ہی سال ضائع ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس معاملے کو serious لیا جائے کیونکہ آئے روز وہاں پر accidents کی وجہ سے لوگ مَر رہے ہیں اور اپاہج ہو رہے ہیں لیکن حکومت کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر! میں نے اس سلسلے میں سوال بھی جمع کروایا ہے لیکن اُس کا بھی کوئی جواب نہیں آیا۔ وہاں کی عوام پوچھتی ہے کہ کیا یہ علاقہ ٹیکس ادا نہیں کرتا اور کیا یہاں انسان نہیں رہتے؟ حالانکہ چنیوٹ روڈ سوا پانچ ارب روپیہ سالانہ ریونیو اکٹھا کر کے قومی خزانے میں جمع کروا رہا ہے لیکن اس کے باوجود اس روڈ کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جارہی۔

جناب سپیکر! سرگودھا سے لے کر فیصل آباد تک یہ روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور آئے روز اس پر حادثات ہو رہے ہیں لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس پر کمیٹی بنائی جائے یا اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے محکمے کے سپرد جو کام کیا گیا تھا اس سے معلوم کیا جائے کہ چھ مہینوں میں کیا کام ہوا ہے، کب کام شروع ہو گا اور کب اختتام پذیر ہو گا؟ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ بھی بات کر لیں۔

پولیو ورکرز کا معاوضہ بڑھانے کا مطالبہ

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے توسط سے ہیلتھ منسٹر صاحبہ اور اس ایوان کی توجہ ایک مسئلے کی طرف دلوانا چاہتی ہوں کہ پولیو دوبارہ سے بہت بڑا issue بنتا جا رہا ہے۔ اس کے بہت سارے محرکات ہوں گے لیکن میری نظر میں اس کا ایک پہلو اہم یہ تھا کہ پولیو vaccinators جنہیں ہم پولیو ورکرز کہتے ہیں انہیں -/500 روپے یومیہ ادا کیا جاتا ہے۔ بظاہر اُن کے count کئے جانے والے چار دن ہوتے ہیں جس حساب سے انہیں دو ہزار روپے چار دنوں کا ادا ہونا ہوتا ہے لیکن out of the way اُن سے چھ دن کام لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! پولیو ورکر کو چھ دنوں کا دو ہزار روپے اعزازیہ دیا جاتا ہے جو انتہائی معمولی اور کم ہے۔ اس معمولی اعزازیہ میں transportation بھی شامل ہوتی ہے جبکہ ایک پولیو ورکر نے 300 گھر visit کرنے کا target پورا کرنا ہوتا ہے۔ صبح آٹھ بجے سے لے کر شام چار پانچ بجے تک پولیو ورکر محنت کرتا ہے لیکن مہنگائی کے دَور میں اُس کو چھ دنوں کا صرف دو ہزار روپیہ دیا جاتا ہے جو per day کے حساب سے -/325 روپیہ بنتا ہے۔

جناب سپیکر! میری پولیو ورکرز کی طرف سے اور میری اپنی درخواست ہو گی کہ اُن کے انتہائی کم معاوضے کی طرف ہمیں توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ انہیں معقول معاوضہ دیں گے تو کام میں بہتری کے chances پیدا ہوں گے۔

جناب سپیکر! ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے میری درخواست ہو گی کہ اس پر شفقت والا معاملہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ! آپ اس پر respond کریں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جس طرح میری بہن نے فرمایا ہے یہ بالکل صحیح بات ہے کہ -/500روپے per day کے حساب سے اُن کو معاوضہ ملتا ہے اور یہ آج سے نہیں بلکہ کافی عرصے سے یہی معاوضہ رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے جو بات کی ہے اس کو discuss کر کے انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ پولیو ورکرز کا معاوضہ بڑھائیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے اور اس معزز ہاؤس کے توسط سے ایک اہم issue پر بات کرنا چاہ رہی ہوں کہ ہمارے ریاستِ مدینہ میں آئے روز بجلی کے نرخ بڑھ رہے ہیں۔ پچھلے نو ماہ میں تین دفعہ بجلی کے ریٹ بڑھے ہیں اور آج بھی ایک روپے 56 پیسے فی یونٹ بجلی میں اضافہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں پی ٹی آئی کی گورنمنٹ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا عوام اب بجلی کے بل جلانا شروع کر دے، پھاڑنا شروع کر دے یا بلب صرف اُس وقت on کرے جب انہوں نے ماچس کی ڈبیا ڈھونڈنی ہو؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ Federal subject ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ Federal subject ضرور ہے لیکن ہم یہاں عوام کے مفادات کی بات کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے بتائیں کہ عوام کے مفادات کی بات کون کرے گا، عوام کا محافظ کون ہے اور کون اِن سے پوچھ سکتا ہے کہ جب بھی آپ نے IMF کی قسط ادا کرنی ہوتی ہے تب fuel adjustment کی مد میں ریٹ میں اضافہ کر دیتے ہیں بلکہ یہ خبر بھی آ رہی ہے کہ آئندہ دو ماہ میں اس میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ کیا ہم اتنے بڑے ایوان میں یہ پوچھنے کے مجاز نہیں کہ وہ کون سا

حرفِ آخر ہے، کہاں جا کر معاملہ تھمے گا اور کہاں رُکے گا؟ میں معزز ایوان کے توسط سے پی ٹی آئی کی گورنمنٹ سے یہ پوچھنا چاہوں گی۔

تحاریک التوائے کار

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 806 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، اپنی تحریک پیش کریں۔

ظفروال آر ایچ سی میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین کی عدم دستیابی

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "92" مورخہ 2۔دسمبر 2019 کی خبر کے مطابق ظفروال کے نواحی گاؤں بوبک کے رہائشی نواز کی بیٹی اور بیٹے کو آوارہ کتوں نے کاٹ لیا۔ سعید علی اور اس کی بہن کو آر ایچ سی ظفروال میں کتوں کے کاٹنے کی ویکسین نہ ہونے پر نارووال منتقل کر دیا گیا۔ آر ایچ سی ظفروال میں عرصہ دراز سے ویکسین ختم ہیں جس کی وجہ سے بچوں سمیت عوام کی جان کو خطرات لاحق ہیں۔ شہری انتظامیہ کی بے حسی پر شدید پریشان ہیں۔ اس خبر سے صوبہ بھر میں غم و غصہ پایا جاتا ہے اور ان کا مطالبہ ہے کہ حکومت صوبہ بھر کے تمام چھوٹے بڑے ہسپتالوں میں کتوں کے کاٹنے کی ویکسین کی دستیابی کو یقینی بنائے تاکہ قیمتی جانوں کو بچایا جاسکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جو انہوں نے مطالبہ کیا ہے اس بارے میں، میں آپ کو بتاتی چلی جاؤں کہ جب سے ہماری حکومت آئی ہے سب سے بڑی بات ہے کہ we were facing severe shortage of anti-rabies vaccine کیونکہ آتے ساتھ ہی problem ہوا تو we lifted more

ہم نے than five thousand vials from China ایئر لفٹ airlift کروائی کیونکہ basically دو جگہوں سے یہ ویکسین آتی ہے۔ ایک انڈیا سے اور دوسرا چائنا سے۔ چائنا کا ایک defective batch آگیا تھا جس کی وجہ سے for some time it was stoped from China ابھی تک ہم اپنی لوکل پروڈکشن نہیں کر رہے ہیں۔ چونکہ انڈیا سے درآمد پر بھی پابندی لگی ہوئی ہے however we have ample amount of vaccines available in all the District Head Quarter Hospitals ایک تو ان کی cold chain maintain کرنی پڑتی ہے اور سب سے important یہ چیز ہے کہ اس وقت ہر ضلع کے CEO کے پاس vaccines are available. The only thing that has to be done is to ensure کہ information دے دی جائے اور ویکسین ہم وہاں پہنچا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر چھوٹے بڑوں کی گنتی شروع کر دی جائے تو اس وقت تقریباً 2400 بیسک ہیلتھ یونٹس ہیں۔ It is humanly impossible کہ آپ ہر جگہ vaccine available کریں۔ ہم نے help line 08009900 دی ہے which is available اگر worst come to the worst تو وہ اس نمبر پر contact کر کے بتائیں کہ ہمیں rabies vaccine چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے personally بھی لوگوں کے گھروں تک پہنچائی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر وہ وہاں پہنچ جاتے تو بہتر ہو جاتا۔ اگر اس سائیڈ سے کوئی کوتاہی ہوئی ہے تو میں اس کو بھی چیک کرلوں گی but otherwise this vaccine is amply available in all the Institutions.

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 807/19 محترمہ حنا پرویز بٹ کی تھی یہ تحریک التوائے کار پیش ہو چکی تھی اس کا جواب آنا تھا۔ جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

زائد المیعاد انجکشن لگانے سے بچے کی ہلاکت

(۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس میں انہوں نے کہا ہے کہ ہیلتھ کیئر کمشن کس قسم کا کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اس وقت کسی نے expired injection لگایا تھا جس کی شکایت آئی تھی ہم نے اس کے خلاف already کیس درج کر دیا ہے لیکن میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ:

> Health Care Commission has been working very vigilantly since 2010

جناب سپیکر! جہاں تک کمیشن کی جانب سے عطایت کے خلاف شروع کی گئی حالیہ مہم کا تعلق ہے تو معزز ایوان کی اطلاع کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ Punjab Health Care Commission Act 2010 کے نفاذ سے پہلے قوانین لاگو تھے لیکن جب سے یہ رولز آئے ہیں اس کے بعد سے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن بڑے vigilant طریقے سے کام کر رہا ہے اور عطایت کے خلاف مہم کا باقاعدہ آغاز ہو گیا ہے اور ہیلتھ کیئر کمیشن کی طرف سے ضلعی انتظامیہ کو خصوصی اختیارات سونپے گئے ہیں۔ کمیشن کی جانب سے ان اختیارات کے تحت ضلعی انتظامیہ کے افسران اور شعبہ صحت کے ماہرین کی مشترکہ ٹیمیں روزانہ کی بنیاد پر عطائیوں کے علاج گاہوں کی اچانک معائنہ کرتی ہیں اور تصدیق کرنے کے بعد ان کو سیل کرتی ہیں اور ان پر باقاعدہ جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔ اب تک صوبہ بھر میں 63 ہزار 803 عطائیت کلینک ہیں۔ ان میں سے 2 ہزار 619 عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا گیا ہے، 985 عطائیوں کے اڈوں کو seal کیا گیا، 834 عطائیوں نے اپنا کاروبار بند کر دیا ہے اور کمیشن نے ان کے خلاف بھرپور کارروائی جاری رکھی ہوئی ہے۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے مل کر صوبہ بھر میں جون 2015 سے اب تک 59 ہزار 947 quacks کے اڈوں کو چیک کیا ہے اور ان میں سے 23 ہزار 437 عطائیوں کے اڈوں کو بند کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ کہنا کہ ہیلتھ کیئر کمیشن کام نہیں کر رہا ہے It is very unfair. اس وقت ہماری پوری کوشش ہے کہ یہ It is a huge problem about quacks. سارے اڈے بند کر دیئے جائیں۔ وہاں مسلسل inspections ہو رہی ہیں اور ٹیمیں جا رہی ہیں۔ جہاں تک پانچ سالہ بچے ریحان کے ساتھ زائد المیعاد انجکشن سے ہلاکت کا تعلق ہے تو پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے اس سلسلے میں ایک انکوائری ٹیم تشکیل دے دی ہے جو کہ ایک ہفتے کے اندر انکوائری کی رپورٹ دے دے گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کا کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 815/19 جناب محمد عبداللہ وڑائچ کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

لاہور میں ٹرانسپورٹ کمپنی کی بسوں کی بندش

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 6۔دسمبر 2019 کی خبر کے مطابق لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی LTC کی تقریباً 400 بسیں لاہور کے مختلف روٹس پر چل رہی تھیں۔ بتایا گیا ہے کہ LTC کی restructuring کے لئے تمام بسوں کو off-road کر دیا گیا ہے۔ حکومت کے اس اقدام سے فوری طور پر لاہور، گردونواح کے عوام خصوصاً طلباء، خواتین، بزرگ شہریوں کو اپنے روزمرہ کے معمولات بجالانے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور متبادل ذرائع آمد و رفت پر اخراجات بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں اور وقت بھی ضائع ہو رہا ہے۔ عوام الناس ایل ٹی سی کی بسوں کی بندش پر سراپا احتجاج ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے مطالبہ کرتے ہوئے حکومت سے درخواست کی ہے کہ LTC کی restructuring جو کہ ضروری ہے کو مرحلہ وار بنایا جائے تاکہ عوام الناس کو سفر کی سہولیات بھی میسر ہوں اور LTC کی restructure بھی کامیابی سے جاری رہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب!۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 816/19 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

ضلع ساہیوال کے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک نمبر 5/56 ایل کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ علاقہ کے عوام میرے علم میں یہ بات لائے ہیں کہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک نمبر 5/56 ایل، تحصیل و ضلع ساہیوال عرصہ دراز سے مذکورہ چک اور اس سے ملحقہ آبادیوں میں رہنے والی بچیوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کر رہا ہے۔اس ادارے کے گردونواح میں کوئی گرلز ہائی سکول واقع نہیں جس بناء پر علاقہ کی بچیوں کے لئے مزید تعلیم جاری رکھنا انتہائی دشوار ہو جاتا ہے۔ بچیوں کے والدین معاشی و معاشرتی مسائل اور وسائل کی عدم دستیابی کی وجہ سے اپنی بچیوں کو دور دراز علاقوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے نہیں بھجوا سکتے جس وجہ سے ان کا تعلیمی سفر مڈل کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ علاقہ کے عوام عرصہ دراز سے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول 5/56۔ایل کو ہائی سکول کا درجہ دلوانے کے لئے کوشاں ہیں لیکن آج تک محکمہ سکول ایجوکیشن نے مذکورہ سکول کو اپ گریڈ کرنے کے لئے تحرک نہیں کیا۔ درج بالا حقائق کے پیش نظر علاقہ کے عوام میں عمومی طور پر اور سکول کی طالبات اور ان کے والدین میں خصوصی طور پر انتہائی اضطراب اور پریشان پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب!۔۔۔موجود نہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کرنا چاہتی ہیں۔ ان کا مائیک on کر دیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک issue کی طرف دلانا چاہ رہی ہوں کہ ایک Asian Precious Mineral Company ڈسٹرکٹ چکوال میں دو نئے پوٹاش کے پلانٹ لگانا چاہ رہی ہے۔ ایک کلر کہار اور ایک تحصیل چوآسیدن شاہ میں پوٹاش کے exploration کے لئے پلانٹس لگانا چاہ رہی ہے۔

جناب سپیکر! اب issue یہ ہے کہ انہوں نے یہاں پر اپنی دو sights بھی finalize کر لی ہیں لیکن کہوٹ گاؤں میں جہاں پر وہ پلانٹ لگانا چاہ رہے ہیں انہوں نے نہ وہاں public hearing رکھی اور نہ ہی جہاں پر یہ potassium exploration کرنا چاہ رہے ہیں وہاں پر public hearing رکھی۔

جناب سپیکر! دوسرا ڈھیرلہ گاؤں تحصیل چوآسیدن شاہ میں پلانٹ لگانا چاہ رہے ہیں اور potation کی exploration کرنا چاہ رہے ہیں۔ انہوں نے وہاں پر بھی public hearing نہیں کی۔ انہوں نے خوشاب روڈ پر کلر کہار میں public hearing کی ہے جس میں میرا خیال ہے کہ لوکل کمپنیوں کو بلایا نہیں گیا یا ان کی percentage بہت کم تھی۔

جناب سپیکر! اب by law they are supposed to have public hearing at the relevant places جہاں پر انہوں نے exploration کرنا ہے یا جہاں پر انہوں نے potassium کے پلانٹس لگانے ہیں لیکن محکمہ تحفظ ماحول نے اپنی formalities پوری کر کے وہاں پر اپنا کام پورا کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے request کروں گی کہ محکمہ تحفظ ماحول کو direct کیا جائے کہ نمبر 1 وہ وہاں relevant places پر public hearing کریں۔

جناب سپیکر! نمبر 2، potassium کے پلانٹس closed to the population feasible ہیں یا نہیں، لگانا چاہئے یا نہیں اور اس کا وہاں پر لوکل انوائرنمنٹ پر کیا impact ہو گا کیونکہ وہ basically tourism areas کے لئے بہتر ہے اور وہاں پر already two Cements Plasnts لگے ہیں جس کی وجہ سے بہت زیادہ انوائرنمنٹ کا بھی issue رہا ہے اور

پانی کا issue بھی بہت زیادہ رہا جس پر سپریم کورٹ already suo moto بھی لے چکی ہے جہاں کٹاس راس کا جو issue بنا رہا اور water points سوکھ گئے۔ اب یہ جو potassium کے پلانٹس لگیں گے تو اس کی وجہ سے انوائرنمنٹ کی مزید صورتحال خراب ہو گی تو میں آپ سے request کروں گی کہ انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو direct کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر کوئی proper طریقے سے چیز لے کر آئیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میں نے اس پر at least پانچ دفعہ تحریک التوائے کار جمع کروائی ہے اور وہ ہر session میں lapse کر جاتی ہے۔ اب اس لئے finally مجھے یہاں بولنا پڑا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! آپ یہ دے دیں میں چیک کر لیتا ہوں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤالدین! آپ بات کرنا چاہ رہے تھے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری ایک تحریک التوائے کار تھی جو bridal dresses پر تھی اور جو شادی بیاہوں پر بے حساب اخراجات ہو رہے ہیں اور سوسائٹی کا ایک ایسا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں آپ کی تحریک آئی ہوئی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس کا جواب آنا تھا تو وزیر قانون نے اس دن یہ کہا کہ یہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں نے جان بوجھ کر اس کو contradict نہیں کیا کہ چلیں ان سے جواب لے لیتے ہیں لیکن یہ simply سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کا subject ہے اس کو ایوان میں بحث کے لئے آنا چاہئے۔ اس وقت یہ بہت alarming قسم کا issue ہے خاص طور پر ان ماں باپ کے لئے کہ جن کے پاس اتنے پیسے بھی نہیں ہیں کہ وہ بارات کو کھانا دے سکیں۔ ایک طرف سے چالیس چالیس لاکھ کے یہ ڈریسز بنائے جا رہے ہیں اور فروخت ہو رہے ہیں۔ آپ اس پر بحث کی اجازت دیں جس کا subject ہو گا ہاؤس اس کا جواب اس سے لے لے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤالدین! آپ نے اس پر تحریک التوائے کار دی ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس پر تحریک التوائے کار پڑھ چکا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! منسٹر صاحب سے اس کا respond لے لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وزیر قانون نے بتایا تھا کہ اس کا جواب انفارمیشن منسٹر دیں گے لیکن انہوں نے کہہ دیا ہے کہ یہ ان کا subject نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ادھر تو انفارمیشن منسٹر کا لکھا ہوا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جناب فیاض الحسن چوہان کی بات ہوئی تھی۔ یہ عجیب تحریک التوائے کار ہے جس کو کوئی منسٹر own ہی نہیں کر رہا۔ اس میں ایسی کون سی بات ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤالدین! میاں محمد اسلم اقبال آتے ہیں تو ان سے اس کا response لے لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جیسے آپ کا حکم لیکن میں یہ آپ کو بتا دوں کہ یہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کا issue ہے اور اس پر باقاعدہ بحث ہونی چاہئے۔ یہ اس وقت ماں باپ کے لئے کتنا alarming issue ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل۔ شکریہ۔ محترمہ شاہین رضا کی تحریک التوائے کار نمبر 845/19 ہے۔ جی، محترمہ! اسے پڑھیں۔

شادی دفاتر اور جہیز کو قانونی دائرے میں لانے کا مطالبہ

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں آپ کی توجہ ایک ایسی سماجی برائی کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں کہ جس کے مضمرات سے پورا معاشرہ متاثر ہو رہا ہے اور ایک ناسور کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ شادی ایک مقدس فریضہ ہے اور اس کی انجام دہی میں معاونت کے لئے جگہ جگہ شادی آفس کھلے ہوئے ہیں جو بغیر کسی رجسٹریشن کے اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں اور محض اپنی فیس کی خاطر باہم فریقین کو ملانے کے لئے دونوں طرف تحقیق کئے بغیر اور

حقائق پر محض اپنی فیس کی خاطر پردہ ڈالتے ہوئے شادی کے بندھن میں باندھ دیتے ہیں اور جب شادی کے بعد اصل حقیقت فریقین پر عیاں ہوتی ہے تو معاملہ اس قدر الجھ جاتا ہے جس کا خاتمہ انتہائی بھیانک ہوتا ہے۔ معاشرے کو اس سے آگاہی اور مناسب قانون سازی سے کئی گھرانوں کو تباہی سے بچایا جاسکتا ہے۔ ان شادی گھروں کو قانون کے دائرہ میں لاتے ہوئے محکمہ سوشل ویلفیئر میں ان کی رجسٹریشن ہو اور ان کے خلاف کسی بھی قسم کی شکایت کے پیش نظر یہ قابل گرفت ہونے چاہئیں۔ حکومت اس معاملے پر ایک ایسی کمیٹی تشکیل دے جو ایسے افراد پر مشتمل ہو جو کہ سماجی معاملات پر گہری نظر رکھتے ہوں اور معاشرے میں ان کی نیک نامی اور صاحب الرائے ہوں جو شادی آفس کی وساطت سے رشتہ طے ہو تو فریقین کو اس کمیٹی سے ملوانے کا اہتمام ہو جو ان کی شادی سے قبل ایک اخلاقی روّیوں، لاء اور صحت، پاپولیشن کے بارے میں دونوں فریقین لڑکی اور لڑکے کے وارثان کو تربیت دی جائے۔ اخلاقی روّیے گھر کو جوڑنے کے لئے میرج لاء بیورو ایک اتھارٹی بنائی جائے جو کہ سوشل ویلفیئر کے تحت ہو اور یہ محکمہ کے افسران لڑکی اور لڑکے کے پہلے میڈیکل ٹیسٹ HIV ٹیسٹ اور جسمانی شائستگی وغیرہ کے ٹیسٹ کروانے کے بعد ان کی شادی کا فیصلہ کیا جائے اور صوبہ میں سینکڑوں کی تعداد میں روزانہ طلاق ہو رہی ہے جس سے بچے بہت زیادہ متاثر ہو رہے ہیں اس پر قانون سازی ہونی چاہئے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد لڑکی اور لڑکے ماں باپ وہاں پر رجسٹرڈ ہوں اور دونوں طرف سے کوئی امر پوشیدہ نہ رکھنے کے لئے زور دے اور ہونے والے میاں بیوی کو اپنی زندگی خوش خرم گزارنے کے لئے ان کی معاونت کریں اور طلاق یا خلع کے لئے اسلامی اور شرعی معلومات سے آگاہ کریں۔

جناب سپیکر! دوسری بات جس کی وجہ سے ہزاروں لڑکیوں کی شادی نہیں ہو پاتی اور وہ گھر کی دہلیز پر ہی بوڑھی ہو جاتی ہیں یا سسک سسک کر جان دے دیتی ہیں وہ جہیز کی لعنت ہے اس کی حوصلہ شکنی حکومتی سطح پر قانون سازی کی جائے اور نمود و نمائش پر پابندی لگاتے ہوئے اسلامی پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے اس پر سختی سے عملدرآمد کرایا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بلال یٰسین! آپ کچھ کہہ رہے ہیں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر!ان کا اشارہ تو اس چیئر کی طرف ہے کہ شاید آپ اس کو patronize کریں اور خود اپنے ذمہ کام کی ذمہ داری لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: (قہقہہ)

چلیں!اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے اس کا جواب دینا ہے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! محترمہ نے جس social evil کی نشاندہی کی ہے یہ بالکل درست ہے کہ اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں لیکن اس طرح کے واقعات کے ازالہ کے لئے already قانون موجود ہے کہ اگر کوئی کسی کے ساتھ دھوکا دہی کرتا ہے تو اس کے لئے باقاعدہ ایک قانون موجود ہے اس میں provisions موجود ہیں وہاں سے قانونی کارروائی کروائی جا سکتی ہے لیکن انہوں نے جن محکموں کی طرف اشارہ کیا ہے اس میں لوکل گورنمنٹ بھی آتا ہے، سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ بھی آتا ہے، مذہبی امور ڈیپارٹمنٹ بھی آتا ہے اور ہوم ڈیپارٹمنٹ بھی آتا ہے پھر یا تو کسی دن یہ سارے محکمے اکٹھے کر کے محترمہ کے ساتھ بٹھاتے ہیں یہ گائیڈ لائنز دیں تو انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ کا لائحہ عمل طے کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ بات کریں۔

شوگر مل مالکان کا کسان کا استحصال کرنے کے لئے کرشنگ سیزن بند کرنا

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلے کی طرف اس ایوان کی توجہ دلوانا چاہتا ہوں جو میرے علم میں بھی ابھی آیا ہے کیونکہ آپ کو پتا ہے کہ شوگر مل کرشنگ سیزن چل رہا ہے اور مل مالکان اپنی monopoly رکھنے کے لئے شوگر ملز کو ایک دفعہ پہلے بند کر چکے ہیں اور اب دوبارہ بند کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ جتنی دیر وہ شوگر ملز کو بند رکھیں گے کسان پسے گا، رش بڑھے گا، وہ اپنی من مرضی کی کٹوتیاں کر سکیں گے اور من مرضی کا ریٹ دے سکیں۔ میری گزارش ہو گی کہ معاشی طور پر کسان پہلے ہی کافی کمزور ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! اس ایوان میں ماشاء اللہ ہم سارے ہی زمیندار لوگ بیٹھے ہیں 70 فیصد سے زائد لوگ زراعت کے شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں تو میری اس ایوان سے اور وزیر قانون بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ گزارش ہو گی کہ ایک ایسی direction جاری کی جائے کہ کسی طریقے سے بھی یہ شوگر مل مافیا غیر قانونی طور پر کرشنگ سیزن بند نہ کریں جب تک اُن کی مدت پوری نہیں ہوتی۔ بہت شکریہ

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! پہلے منسٹر صاحب معزز ممبر کی بات پر respond کر دیں اُس کے بعد آپ کو موقع دیا جاتا ہے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جس اہم issue کی بات کی ہے اس کے اوپر ہم کل already ایک میٹنگ کر رہے ہیں اور جہاں جہاں اس طرح کے کوئی واقعات پائے گئے انشاءاللہ تعالیٰ پنجاب حکومت اُس کے اوپر بھرپور ایکشن لے گی۔ کاشتکاروں کا استحصال اور کاشتکاروں کو پریشانی سے بچانے کے لئے ہم اپنا بھرپور کردار ادا کرتے بھی رہے ہیں اور انشاءاللہ کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ گلناز شہزادی!

بیت المال اور زکوٰۃ و عشر سے
غریب اور مستحق افراد کو مالی امداد دینے کا مطالبہ

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! شکریہ۔ جو ہمارے نئے پاکستان کی غریب اُٹھاؤ معاشی پالیسیز تھیں اُن کے بارے میں بات کرنے کے لئے آپ سے request کی ہے۔ آپ کے توسط سے میں اس ایوان کے نالج میں یہ بات لانا چاہوں گی کہ جس طرح سے نئے پاکستان میں ایک نعرہ لگایا جاتا تھا کہ غربت ختم ہو جائے گی تو آج میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اگر ہم دیکھیں تو غریب مکاؤ پالیسیز on the way ہیں۔

جناب سپیکر! اگر ہمارے district کی بات کی جائے تو پورا overall ایک structure فیڈرل سے provincial اور provincial سے district level تک جہاں بیت المال کے ذریعے یا ہمارے زکوٰۃ کے فنڈز کے ذریعے غریبوں کی مدد کی جاتی تھی مستحق افراد کو باقاعدہ ماہانہ وظائف ملتے تھے آج تک اٹھارہ، اُنیس ماہ میں کسی ایک شخص کو بھی وہاں سے یہ امداد نہیں ملی۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اپنے نئے پاکستان کی نئی گورنمنٹ سے یہی سوال کرنا چاہوں گی کہ اگر آپ اس کا بجٹ allocate کر رہے ہیں اگر وہ غریبوں کے پاس نہیں جا رہا تو وہ کدھر جا رہا ہے؟ اس وقت ہمارا عام آدمی دو وقت کی روٹی سے ایک وقت کی روٹی پر آ چکا ہے۔ ہم جو اکنامک پالیسز اس وقت لے کر چل رہے ہیں اُن اکنامک پالیسز کی continuity میں اس وقت دوائیاں بھی میسر نہیں ہیں، کھانے کو کچھ نہیں مل رہا۔ جب آپ اس طرح سے غریب آدمی کا

معاشی استحصال کریں گے کہ جو اُن کے زکوٰۃ کے ماہانہ فنڈز لگے ہوئے تھے اُن کو بھی دبا دیں گے، ختم کر دیں گے، اُن کو جہیز فنڈ نہ دیا جائے، بچوں کو سکالر شپ نہیں مل رہے اور شیلٹر ہوم کے نام پر very sorry to say here کہ پانچ دن آپ ایک بس سٹینڈ کو hire کر لیں اور وہاں پر ایک فیتہ کاٹ دیا جائے اور پانچ دن بعد وہاں کچھ نظر نہ آئے یہ میں سیالکوٹ کی بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر! یہ بہت زیادہ دُکھ کی بات ہے، غریب آدمی کو مار دینے کی بات ہے، یہ غریب اُٹھاؤ پالیسی نہیں تھی اور میں یہ جانتی ہوں کہ جو اب میں بات کرنے جا رہی ہوں فیڈرل related issue ہے لیکن اس کی ہی continuity اور اسی تناظر میں اس کو دیکھیں تو آج 8 لاکھ 20 ہزار افراد کو بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام سے بھی محروم کر دینے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی میری یہ request ہوگی، میری عاجزانہ درخواست ہوگی ہم لوگوں میں رہتے ہیں وہ لوگ کیا کریں گے، وہ کدھر جائیں گے، آپ نے اُن کو کہاں پہنچا دیا ہے؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! بس یہ جو بغض دلوں میں رکھے ہوئے ہیں اُس بغض سے ہٹ کر اُن لوگوں کے بارے میں سوچیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! محترمہ نے بڑی درد بھری تقریر کی ہے۔ الحمدللہ زکوٰۃ کا پیسا تمام لوگوں کو دیا جا رہا ہے ہم دے رہے ہیں اس گورنمنٹ کے دور میں 97.5 فیصد پیسا ہم دے چکے ہیں گزارہ الاؤنس میں بھی۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! ہم الحمد للہ گزارا الاؤنس میں، جہیز فنڈ میں اور تمام مدات میں زکوٰۃ کا پیسا بروقت دے رہے ہیں اور اب بھی شروع ہے کسی جگہ پر اگر کوئی problem ہے تو فارم میرے پاس ہے محترمہ کو دے دیتے ہیں جو لوگ مستحق ہیں اُن کو ہم زکوٰۃ فنڈ دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا جو بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام ہے پانچ ہزار سے زائد لوگ تو ملک سے باہر جا چکے ہیں کچھ ایسا data تھا جس میں لوگوں کے پاس گاڑیاں تھیں اُن کو فنڈز دیا جا رہا تھا اس میں سے ہم نے ان لوگوں کو نکالا ہے جو مستحق نہیں تھے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں ایسی کوئی بات نہیں الحمد للہ ہم فنڈز دے رہے ہیں اور چیک بھی کر رہے ہیں اور فارم ہمارے پاس ہیں جہاں کہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ کو بھی یہ فارم دے دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! میں ان کو یہ فارم دے دیتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ گلناز شہزادی کو مستحق افراد کے لئے زکوٰۃ فارم مہیا کئے گئے)

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! respond کرنا چاہتی ہیں جی، بات کر لیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! یہاں معزز منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے میں اُس کو negate نہیں کروں گی۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جو بات ہاؤس میں کی جا رہی ہوتی ہے اُس پر implementation بھی ہوتی نظر آنی چاہئے ہم وہاں پر رہتے ہیں جن لوگوں میں رہتے ہیں وہیں کی بات لے کر آتے ہیں تو وہاں پر یہ practice نہیں ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! جہاں ہزاروں لاکھوں افراد ہوں وہاں میں ان چند forms کا کیا کروں گی یہ مجھے نہیں چاہئیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اچھا ہوا آپ کو تو یہ forms مل گئے ہیں ہمیں تو منسٹر صاحب کی طرف سے یہ form بھی نہیں ملے، یہ ہمیں بھی دے دیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! میں نے یہ چند forms کیا کرنے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو نہیں چاہئے تو مجھے دے دیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! آپ منسٹر صاحب کو وہاں بھجوائیں جہاں لوگ بھوکے مر رہے ہیں لوگ ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔

تحاریک التوائے کار

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! چلیں جائیں گے آپ کا شکریہ۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 860/19 محترمہ زینب عمیر کی ہے۔ وہ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

سرکاری محکموں میں قانونی مشیران
کی تعیناتی محکمہ قانون کی منظوری سے کرنے کا مطالبہ

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ عوامی مفاد اور حکومتی اور ریاستی مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ حکومت پنجاب کے تابع تمام تر محکموں میں قانونی مشیران کی تقرری اور تعیناتی کے لئے لازم ہو کہ ان تقرریوں کے لئے محکمہ قانون سے منظوری لی جائے جبکہ اس وقت مختلف محکموں میں تعیناتیاں بغیر محکمہ قانون کی منظوری کے ہو رہی ہیں جس سے نا صرف امیدواران کی تعیناتی کے لئے مکمل چھان بین اور میرٹ کو مد نظر رکھا جاتا ہے بلکہ نااہل لوگوں کی تقرریاں ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے محکمہ قانون کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہٰذا مختلف محکموں یعنی ایل ڈی اے۔ واسا، لوکل گورنمنٹ، بیت المال، بنک آف پنجاب اور دیگر صوبائی محکموں میں قانونی مشیران کی تقرریوں

کے لئے محکمہ قانون پنجاب سے منظوری کو لازم قرار دیئے جانے کے لئے پنجاب گورنمنٹ رولز آف بزنس 2011 میں مناسب ترمیم اور تبدیلی کی جائے۔ مزید یہ کہ تاوقت منظوری ترمیم ہذا وزیراعلیٰ پنجاب تمام محکموں کو ہدایت جاری کریں کہ کسی بھی محکمہ میں قانونی مشیران کی تقرریاں نہ کی جائیں لہٰذا استدعا ہے میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال:(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں تو میں اس کی detail لے کر جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

زیرو آور نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیرو آور نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آور نوٹس نمبر 160/19 محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ عظمیٰ کاردار اور محترمہ سبرینہ جاوید کی طرف سے ہے۔ جس کا جواب لیتے ہیں۔ جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

پی ایم ڈی سی کی جانب سے
صوبہ کے میڈیکل اور ڈینٹل کالجز کی فیسوں میں اضافہ

(۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! زیرو آور نوٹس میں کہا گیا تھا کہ فاطمہ میموریل ہسپتال کالج آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری نے فیسوں میں اضافہ کر دیا ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ ملک بھر میں PMDC میڈیکل تعلیم کی ریگولیٹری باڈی ہے ملک بھر کے تمام سرکاری اور پرائیویٹ میڈیکل و ڈینٹل کالجز کی فیسوں کا تعین PMDC کرتی ہے۔

جناب سپیکر! مزید برآں PMDC تمام پرائیویٹ میڈیکل کالجز کو بھی خود regulate کرتی ہے۔ فاطمہ میموریل ہسپتال کالج آف میڈیسن و ڈینٹسٹری لاہور کی فیسوں کا تعین PMDC

نے کیا ہے۔ حکومت پنجاب محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر / میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا اس کالج پر کوئی انتظامی کنٹرول نہیں ہے، یہ براہ راست PMDC کے کنٹرول میں ہے تاہم یہ عاملہ PMDC کے پاس بھجوایا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آور نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری ایک request ہے جس کے لئے میں وزیر قانون کی توجہ کا طلبگار ہوں۔ 2002 سے 2008 تک مجھے کافی کچھ وزیر قانون سے سیکھنے کا موقع ملا ہے کہ جو بھی اس ہاؤس میں commit کیا جاتا تھا وہ ensure ہو جاتا تھا اس پر کوئی دوسری بات نہیں ہوتی تھی۔

جناب سپیکر! اب پتا نہیں وزیر قانون شاید نئے پاکستان کا حصہ بن گئے ہیں انہوں نے assurance دی تھی یہاں پر پرائس کنٹرول کے حوالے سے بات ہوئی تھی کہ جو ناجائز منافع خور ہیں یا جو رولز کی خلاف ورزی کریں ان کو سزا اور جرمانہ ہونا چاہئے لیکن اس کی آڑ میں victimization نہیں ہونی چاہئے۔ ڈسٹرکٹ اوکاڑہ کا قصور یہ ہے کہ وہاں سے الحمدللہ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے کلین سویپ کیا ہے۔

جناب سپیکر! اب پچھلے ڈیڑھ ہفتے سے میری constituency میں بصیر پور ایک شہر ہے اس کی 75 ہزار آبادی ہے اور اس کے علاوہ منڈی احمد آباد میں ڈیڑھ ماہ سے وہاں لسٹ آویزاں ہے اور ریٹ کے مطابق وہاں پر چیزیں فروخت کی جا رہی ہیں لیکن اس کے باوجود وہاں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ان کو کبھی پانچ ہزار اور کبھی دس ہزار روپے جرمانہ کر دیتی ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون سے humble request کروں گا کہ جس طرح آپ اپنی جو بات ہاؤس میں کرتے ہیں اور پھر اس کو منواتے ہیں لہٰذا ہم پر بھی اسی طرح مہربانی کریں یہ victimization کے تعصب کو ختم کریں یہ غریب آدمی کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ غریب

آدمی تو پہلے ہی مہنگائی کے ہاتھوں پس چکا ہے جس طرح ابھی میری بہن نے فرمایا کہ غریب لوگ دو وقت کی روٹی سے ایک وقت کی روٹی پر آ گئے ہیں اور ان حالات میں یہ victimization والے کام نہیں ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں معزز وزیر قانون سے کہوں گا کہ آپ اپنے لیول پر پنجاب کی 19 ایجنسیاں ہیں میری اس بات کو verify کروالیں اگر میں نے جو بات اس floor پر کی ہے وہ اگر غلط ہو تو جو سزا مجھے دیں گے وہ میں بھگتنے کے لئے تیار ہوں اور اگر جو میں نے humble submission کی ہے اور میں کسی کو embarrass نہیں کرنا چاہ رہا تو خدارا میرے شہر کے لوگ بھی پاکستانی ہیں اور وہ پاکستان کے ہی رہنے والے ہیں اور ان حالات میں روزی روٹی کمانا بہت مشکل ہو گیا ہے تو اس حوالے سے میری آپ سے request ہے کہ اس کو ضرور دیکھیں۔

جناب سپیکر! میں as a law student آپ کا بہت مشکور ہوں اگر آپ مجھے extra favor دے دیں گے تو بہت مہربانی ہو گی۔

MR DEPUTY SPEAKER: The House is adjourned to meet on Friday the 27th, December 2019 at 9:00 A.M.